www.KitaboSunnat.com
درسِ قرآن
کی تیاری کیسے؟
سورتوں کا درس
درسِ قرآن کے موضوعات
موضوعاتی درس کی تیاری
مدرس کے لیے مفید کتابیں
خلیل الرحمٰن چشتی
الاحسان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

درسِ قرآن کی تیاری کیسے کی جائے؟

خلیل الرحمٰن چشتی

House # 1, Street # 15A,
E-11/4, Golra, Islamabad
Tel: 0300-55-60-900, 051-22 22 455
051-22 22 466
Email:khaleelchishti@yahoo.com

نام کتاب : درسِ قرآن کی تیاری کیسے کی جائے؟
ISBN : 969-8511-18-0
مرتب : خلیل الرحمن چشتی
پہلا ایڈیشن : اپریل 2000ء
دوسرا ایڈیشن : دسمبر 2000ء
تیسرا ایڈیشن : جولائی 2002ء
چوتھا ایڈیشن : ستمبر 2005ء
پانچواں ایڈیشن : جون 2011ء

ملنے کا پتہ

1۔ تحریک محنت پاکستان کے تمام مکاتب پر دستیاب ہے۔
مرکزی مکتبہ: جی ٹی روڈ، واہ کینٹ، ضلع راولپنڈی۔ فون نمبر: 051-45-35-334

2۔ ادارۂ منشوراتِ اسلامی، بالمقابل منصورہ ، ملتان روڈ ، لاہور۔
فون نمبر: 042-378 40 584

3۔ دارالکتب السّلفیہ، اقراء سنٹر اردو بازار، لاہور 042-37 36-15 05
فون نمبر: 0324-433-6123 ، 042-37 24-44 04

4۔ ادارۂ معارف اسلامی، D-35، Block 5، فیڈرل B ایریا ، کراچی۔
فون نمبر: 679-201 , 021-634- 9840 ، 307-235-8829

فہرستِ مضامین

سلسلہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	4
2	درسِ قرآن کے بنیادی اُصول	11
3	فہم قرآن کے بنیادی اُصول	21
4	درسِ قرآن کے لیے وقت کی تقسیم	28
5	مخصوص سورۃ کے درس کی تیاری	29
6	موضوعاتی درسِ قرآن کی تیاری کے مراحل	36
7	درسِ قرآن کے چند موضوعات	53
8	مدرس کے لیے مفید کتابیں	60
9	مفردات القرآن کا تعارف	63
10	مترادفات القرآن کا تعارف	64
11	اَلْمُعْجَمُ الْمُفَهْرِس کا تعارف۔	65
12	چند اردو تفسیروں کا مختصر تعارف	67
13	حدیث کی چار کتابوں کا تعارف	75
14	مختلف موضوعات پر تین تفاسیر کے حوالہ جات	77

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا . اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ" وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" ، وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

اُمّتِ مُسْلِمه کا عروج وزوال قرآن مجید سے وابستہ ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ﴾

(مسلم ، كتاب صلاة المسافرين ، باب 47 ، حديث 1934)

"یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ قوموں کو عزت، اقتدار اور سر بلندی سے نوازے گا۔ اور کچھ دوسری قوموں کو ذلت، پستی اور شکست سے ہمکنار کرے گا۔"

اسلامی انقلاب کا راستہ:

کسی ملک میں صحیح معنوں میں ایک اسلامی معاشرہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا، جب تک اُس کے بااثر افراد ، اُس کے سردار، اُس کے چودھری، اُس کے اربابِ حَلّ و عقد ، اُس کا تعلیم یافتہ طبقہ، اُس کے ڈاکٹر، اُس کے انجینئر، اُس کے شاعر و ادیب، اُس کے صحافی، اُس کے دانشور، اُس کا تھنک ٹینک (Think Tank)، اُس کے ماہرین

تعلیم، اُس کے بیوروکریٹ، اُس کے فوجی افسران، اُس کی پولیس کے عہدیدار، اُس کے ماہرینِ اقتصادیات، اُس کے بینکرز (Bankers)، امورِ خارجہ اور امورِ داخلہ کی پالیسی بنانے والے، اُس کے سیاست دان، اُس کے جج اور اُس کے وکلاء، شعوری ایمان کے ساتھ، قرآنِ مجید، احادیثِ رسول ﷺ اور دیگر اسلامی علوم کا عمیق مطالعہ نہ کریں اور اسلام اور قانونِ شریعت کی حقانیت کے قائل ہونے کے ساتھ ساتھ، دنیا اور آخرت میں اللہ کی پکڑ کے خوف سے لرزاں نہ ہوں، یعنی ایک ایسی قیادت (Leadership) جو شعورِ عصرِ حاضر کے ساتھ ساتھ اسلامی علومِ وحی (قرآن وسنت) پر راست اور گہری نظر رکھتی نہ ہو۔ ورنہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں مسلمانوں کے معاشرے کو، ایک نفاق زدہ سوسائٹی میں تبدیل ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

دعوت وتبلیغ کا مرکز ومحور قرآن حکیم ہے:

جو شخص بھی دعوت وتبلیغِ اسلام اور اقامتِ دین کا پیغمبرانہ مشن اختیار کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ قرآن سیکھے اور دعوت وتبلیغ کے ہر ہر مرحلے میں اسے استعمال کرے، جس کے بارے میں خود قرآن نے وضاحت کی ہے۔

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجیے۔

﴿ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِيُنْذَرُوْا بِهٖ ﴾ (ابراھیم :52)

”یہ (قرآن) ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے اور یہ اس لیے بھیجا گیا ہے کہ ان لوگوں کو قرآن کے ذریعہ سے خبردار کردیا جائے“

﴿ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الاعراف :2)

”یہ (قرآن) ایک کتاب ہے، جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔ پس اے نبی ﷺ! آپ کے دل میں اس سے کوئی جھجک نہ ہو۔ اس کے اتارنے کی غرض یہ ہے کہ ”آپ ﷺ اس قرآن کے ذریعہ سے (منکرین کو) ڈراتے رہیں ﴿لِتُنْذِرَ بِهٖ﴾!“

اور ایمان لانے والے لوگوں کو نصیحت کریں!“

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ﴾ (الانعام 70)

”یہ قرآن سنا کر، نصیحت اور تنبیہ کرتے رہیے کہ کہیں کوئی شخص، اپنے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے“۔

ایک اور جگہ، رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے کہلوایا گیا، تاکہ مقصدِ نزولِ قرآن بالکل واضح ہو جائے۔

﴿وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ﴾ (الانعام 19)

”اور یہ (قرآن) میری طرف بذریعۂ وحی بھیجا گیا ہے، تاکہ تم لوگوں کو اور جس جس کو یہ پہنچے اُنہیں بھی اس (قرآن) کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے“۔

قرآن سے دعوت و تبلیغ کا جہادِ کبیر:

مندرجہ ذیل آیت پر غور کیجیے، جس میں لوگوں کے قلوب و اَذہان کو متاثر کرنے اور ان کے اَفعال و اَعمال میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے کی غرض سے، احکامِ الٰہی پر خالص عمل کرتے ہوئے، کفار کی اطاعت و پیروی سے بچنے کی تلقین کرنے کے بعد، قرآن کے ذریعے دعوت و تبلیغ کے میدان میں، ایک عظیم جہاد ﴿جهادًا كبيرًا﴾ برپا کرنے، کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

﴿فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا﴾ (الفرقان:52)

”لہٰذا اے نبی ﷺ! کافروں کی بات ہرگز نہ مانیے!
اور اس قران کو لے کر ان کے ساتھ زبردست جہاد کیجئے!“

مندرجہ بالا آیات میں ﴿ذَكِّرْ بِهٖ﴾، ﴿لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ﴾، ﴿لِتُنْذِرَ بِهٖ﴾ اور ﴿جَاهِدْهُمْ بِهٖ﴾ کے الفاظ کو ہرگز فراموش نہ کیجیے۔ یہ آیات واضح ثبوت ہیں کہ داعیانِ دین اور مبلغینِ اسلام کبھی قرآن سے غافل نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ یہی وجہ

ہے کہ اس صدی کے ایک عظیم خادمِ دین نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"قرآن وسنت کی دعوت لے کر اُٹھو ! اور پوری دنیا پر چھا جاؤ !"

ایک دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ کو دعوت الی اللہ کا حکم دے کر قرآن پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔اس لئے کہ قرآن ایک کتابِ دعوت وہدایت ہے۔ایک ﴿کِتَابِ اِنْذَار﴾ ہے۔کفار اس دعوت کو کس طرح پھلتا پھولتا دیکھنا پسند کر سکتے ہیں؟ وہ تو قرآن سے باز رکھنے کی ضرور کوشش کریں گے۔فرمایا گیا:

﴿وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ﴾ (القصص: 87)

"کافر آپ کو اللہ کی آیات سے روکنے نہ پائیں، جب کہ وہ آپ کی طرف اتاری جا چکی ہیں، اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہیے"

قرآن میں ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا۔

﴿بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (المائدة :67)

" اے محمد ﷺ! "جو کچھ" آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے، اسے دوسروں تک پہنچا دیجیے"

اس آیت میں ﴿مَا﴾ 'جو کچھ' کے الفاظ پر غور فرمایئے۔قرآن ایک کتابِ نصیحت ہی نہیں، بلکہ کتابِ انذار اور کتابِ وعدہ ووعید بھی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ﴾ (ق 45)

"لہٰذا اس قرآن کے ذریعے، ہر اس شخص کو نصیحت کیجیے، جو میرے وعدۂ عذاب سے ڈرتا ہے"

دعوت وتبلیغ کے میدان میں، کلامِ الٰہی کی تاثیر مُسلَّم ہے۔جب غیر مُتَعَصِّب، سلیم الفطرت متلاشیِ حق انسان اسے سنتے ہیں ﴿تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ﴾ توان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں اور وہ بول اٹھتے ہیں۔

﴿رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (المائدة: 83)

"اے پروردگار! ہم ایمان لے آئے۔ ہمارا نام (ایمان کی) گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔"

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بارے میں جو واقعہ نقل ہوا ہے' اس سے قرآنِ مجید کی تاثیر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور سچے اہلِ ایمان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ اُن کے دل، اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

﴿ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا ﴾ (الانفال :2)

ہمارے ملک کی تقریباً ستر فیصد (70%) آبادی ناخواندہ ہے۔ اور ہماری مادری زبان بھی عربی نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ افراد میں کتنے فیصد لوگ ایسے ہیں، جو دینی رجحان رکھتے ہیں۔ شاید ان کی تعداد دس فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ ان دس فیصد میں سے کتنے فیصد افراد ایسے ہیں، جو قرآنِ مجید کو پڑھنے ، سمجھنے ، اس میں غور و فکر کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تعلیمات کو معاشرے میں عام کرنے کا جوش، جذبہ، ولولہ، لگن اور تڑپ رکھتے ہیں۔

اس ناچیز کے دل کی تڑپ یہی ہے کہ تعلیم یافتہ افراد میں، قرآنِ مجید اور احادیثِ صحیحہ کو سیکھنے اور سکھانے کا رجحان عام ہو جائے۔ یہ مقصد گلی گلی، کوچہ کوچہ درسِ قرآن اور فہمِ قرآن کی محفلوں کو آراستہ کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس کام سے پہلے مربیّین ، مدرسین اور (Master Trainers) کی ایک ایسی ٹیم تیار ہو جائے، جو اختلافی مسائل سے بچتے ہوئے ، قرآنِ مجید اور سنتِ ثابتہ و صحیحہ کی بنیادی تعلیمات کو، درسِ قرآن کے ذریعے دیگر لوگوں کو سکھانے اور سمجھانے کا ہنر سیکھ لے۔

"**قواعد زبانِ قرآن**" (جس میں عربی زبان کے قواعد کو نہایت آسان بنا کر قرآنی مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا ہے) **سورۃ یٰس** (جس میں نظمِ خفیف اور نظمِ جلی کی وضاحت کی گئی ہے) "**قیادت اور ہلاکت اقوام**" جس میں قوموں کی ہلاکت میں مختلف قسم کے لیڈروں کے کردار پر بحث کی

گئی ہے) اور اس کے بعد اب یہ کتابچہ **"درسِ قرآن کی تیاری کیسے کی جائے؟"** اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ یہ کتابچہ نہ صرف نو واردانِ بساطِ درس کے لئے مفید ثابت ہوگا بلکہ پرانے مدرسین اور ماسٹر ٹرینرز بھی اس سے بھرپور رہنمائی حاصل کریں گے اور اس کے ذریعے زیادہ بہتر اور مؤثر طریقے سے قرآن کے پیغام کو عام کیا جا سکے گا۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور اپنے دین کی اس حقیر خدمت کو ہمارے لیے توشۂ آخرت بنا دے۔

یکم محرم الحرام 1421ھ
7 اپریل 2000ء
اسلام آباد

طالبِ دعائے خیر
خلیل الرحمن چشتی

مُدَرِّس کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ﴾

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب 38، حدیث 5007)

"جو شخص، کسی نیک کام کی طرف، کسی دوسرے شخص کی رہنمائی کرے گا، اُسے نیک کام کرنے والے کے برابر اجر و ثواب دیا جائے گا۔"

قرآن اور قوموں کا عروج وزوال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّ یَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ ﴾

(مسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب 41 ، حدیث 1934)

”اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ کچھ گروہوں کو (جو اس کا حق ادا کریں گے) بلند و سرفراز کرے گا! اور کچھ دوسرے گروہوں کو (جو اس کی حق تلفی کریں گے) پستی میں جھونک دے گا“

قرآن کا سیکھنا اور سکھانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ﴾

(بخاری ، کتاب فضائل القرآن ، باب 21 ، حدیث 5079)

”تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو (پہلے خود) قرآن کا علم حاصل کرے اور (دوسروں تک) قرآن کا علم پھیلائے“

درسِ قرآن

کے

بنیادی اُصول

اُصولی باتیں

1- درسِ قرآن کے مقصد کا تعین کریجیے:

درسِ قرآن کی تیاری کے سلسلے میں پہلا اصول یہ ہے کہ درسِ قرآن کا مقصد متعین اور واضح ہونا چاہیے۔ درسِ قرآن کا مقصد

a- اللہ کے بندوں کو، اللہ کے کلام کے ذریعے، اللہ سے جوڑنا ہے۔ اللہ کا بندہ بنانا ہے۔

b- قرآن، انبیاء اور بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی دعوت لوگوں تک پہنچانا ہے۔

c- درسِ قرآن کا مقصد، کلی تصورِ دین کو اجاگر کرنا ہے۔ ﴿ اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ﴾ جزوی تصورِ دین نہ دیا جائے۔ (جیسے تعمیر مسجد، تعمیر دیوار قبرستان وغیرہ)۔

d- درسِ قرآن کا مقصد، نفوس کا تزکیہ، معاشرے کا تزکیہ اور مختلف اداروں کا تزکیہ ہے۔

e- درسِ قرآن کا مقصد ، لوگوں کو نیک کاموں کی طرف راغب کرنا ہے۔

f- درسِ قرآن کا مقصد ، صالح افراد کو مجتمع کرنا ہے۔

g- درسِ قرآن کا مقصد ، لوگوں میں جرأت، عزم، حوصلہ، صبر اور ثابت قدمی کے جذبات کو ابھارنا اور انہیں مستحکم کرنا ہے۔

h- درسِ قرآن کا مقصد ، لوگوں میں اللہ کی صفات اور آخرت کی جزا وسزا کے تصور کو راسخ کرنا ہے۔ (مکی سورتوں میں صفاتِ الٰہی اور تذکرۂ جنت ودوزخ سے عقیدۂ توحید کو جوڑا گیا ہے۔ جبکہ مدنی سورتوں میں تمام اجتماعی احکام کے ساتھ صفاتِ الٰہی اور ثوابِ جنت وعذابِ دوزخ کو مربوط کیا گیا ہے۔)

2- اپنی صحیح حیثیت کا تعین کریجیے

مدرس اپنی حیثیت کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ وہ بنیادی طور پر ایک داعی ہے، ایک مبلّغ ہے، اور ایک طالبِ علم ہے۔ وہ مفسّرِ قرآن نہیں ہے۔ محدِّث نہیں

ہے۔ فقیہ اور مجتہد نہیں ہے۔ اپنی حیثیت کا صحیح احساس وشعور، مدرس کو بے شمار فکری اور عملی غلطیوں سے ان شاء اللہ محفوظ رکھے گا۔ ہمارے ایک صاحب علم مفتی دوست' جو سند یافتہ مفتی ہیں' اپنے آپ کو مفتی نہیں گردانتے۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو 'نَـاقِل'' کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں:

''کوئی مسئلہ پوچھتا ہے تو میں کسی کتاب سے نقل کر دیتا ہوں'۔ یہ احتیاط کی علامت ہے۔

3- تیاری کے بغیر درس کبھی نہ دیجیے

بھرپور تیاری کیجیے۔ بغیر تیاری کے کوئی درس نہ دیجیے۔ آپ کی محنت اتنی اچھی ہو کہ لوگ تازگی اور فرحت محسوس کریں۔ سامعین یہ خیال کریں کہ یہ بات تو ہم نے پہلی بار سنی ہے۔ یا یہ آیت تو ہم نے بار بار پڑھی، لیکن اس پہلو سے اس پر کبھی غور نہیں کیا۔ یا اس درس سے ہم میں عمل کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ کوئی بات غیر مستند اور بلا حوالہ نہ ہو۔ لیکن درس میں جدت اور انفرادیت ہو۔

ناقص' محدود اور نا تمام مطالعے کی روشنی میں اختلافی مسائل پر ذاتی رائے کے اظہار سے پرہیز کیجیے۔

اپنے مخصوص سیاسی' فقہی' کلامی نظریات کو''زبردستی'' قرآن سے برآمد کرنے کی ہرگز کوشش نہ کیجیے۔ یہ دنیا اور آخرت کی رسوائی کا سامان ہے اور خسارے کا سودا ہے۔ بقول اقبالؒ

خود بدلتے نہیں' قرآں کو بدل دیتے ہیں

قرآن کے مطالعے کے لیے، آدمی کا خالی الذہن ہونا لازمی ہے اور نیت بھی ہدایت حاصل کرنے کی ہونی چاہیے۔

4- کوشش کیجیے کہ ﴿جملۂ مُعترضہ﴾ طویل نہ ہونے پائے

کوشش کیجیے کہ ﴿جملۂ مُعترضہ﴾ طویل نہ ہونے پائے۔ مثلاً' دورانِ درسِ قرآن' واقعۂ فرعون وموسیٰ میں آپ نے 'مصر' کا ذکر کیا۔ ضمناً 'قاہرہ' کا ذکر آ گیا۔ قاہرہ

سے بات "جامعہ ازھر" تک جا پہنچی۔اس طرح آپ اصل موضوع سے دور نکل جائیں گے۔اس کمزوری سے آپ صرف اسی صورت میں بچ سکتے ہیں ، جب آپ کی نگاہ مقصد پر مرکوز ہو۔

5- مستند واقعات بیان کیجیے

جھوٹے واقعات، گھڑی ہوئی حدیثیں (موضوعات)، مذہبی داستانیں، اخباری مضامین اور بلاسند باتوں سے پرہیز کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبردار کیا ہے!

﴿ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ﴾

(مسلم ، كتاب المقدمة ، باب 3 ، حديث 7)

" آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات، بیان کرڈالے"۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی یہ تنبیہ بھی ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے۔

﴿ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ﴾

(بخاری ، كتاب العلم ، باب 38 ، حديث 110)

"جس نے مجھ پر جان بوجھ کر، جھوٹ باندھا ، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔

آج کل موبائل فون عام ہیں۔ایس ایم ایس (sms) کے ذریعے روزانہ ہمیں جھوٹی اور من گھڑت باتیں حدیثِ رسول کے نام پر پہنچائی جاتی ہیں۔اللہ تعالی اس شر سے محفوظ رکھے۔

6- لفّاظی سے اجتناب کیجیے

مُقَفّٰی ، مُسَجّع الفاظ اور لفاظی سے گریز کیجیے۔مثلاً قرآنِ مجید کے ساتھ فرقانِ حمید اور فرزندِ بتول کے ساتھ جگر گوشۂ رسول جیسے الفاظ کا اضافہ۔

الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے

اصل چیز خیال، فکر اور دعوتِ عمل ہے۔لفظ سے زیادہ معانی پر آپ کی نگاہ ہو۔وہ افراد ،

جن کی خطابت کا ڈنکا عالم میں بجتا ہے، انہوں نے کتنے لوگوں کی زندگی میں کوئی عملی انقلاب برپا کیا؟

7- گفتگو کو نکات میں تقسیم کر لیجیے

آپ کا اسلوب سائنٹیفک (Scientific) ہو، یعنی بات کو نِکات (Points) میں تقسیم کر لیجیے۔

8- تکلف سے بچیے

دورانِ درس، کوئی شعر بلا تکلف یاد آ جائے تو سنا دیجیے، لیکن دانستہ طور پر فٹ (Fit) کرنے کی کوشش نہ کیجیے۔ بقول اقبال:

میری مشاطگی کی، کیا ضرورت حسنِ معانی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی

درس اور تقریر گا کر نہ کی جائے، جیسا کہ دیہاتی مولوی کرتے ہیں۔

9- اپنی ذات کے لیے پیسے نہ مانگیے

اپنی ذات کے لیے پیسے نہ مانگیے۔ مدرس جب دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اس کی ساری تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں کئی پیغمبروں کی زبان سے کہلوایا گیا۔

﴿وَمَا اَسْئَلُكُم عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ،اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

(الشعراء : 109)

"اور میں اس خدمت پر آپ سے کسی اجر کا طلب گار نہیں ہوں۔ میرا اجر تو پروردگارِ کائنات کے ذمے ہے"۔

اور حدیث نبوی ﷺ کہتی ہے:

﴿مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْاَلِ اللهَ بِهِ ، فَاِنَّهُ سَيَجِیْءُ اَقْوَام"

﴿يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ﴾

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب 20، حدیث 3167)

"جو شخص قرآن پڑھے، اُسے چاہیے کہ اللہ ہی سے مانگے، اس لیے کہ عنقریب ایسے افراد پیدا ہوں گے، جو قرآن پڑھ کو لوگوں سے (چندہ) مانگیں گے۔"

ایک دوسری حدیث میں نہایت سخت وعید سنائی گئی ہے:

﴿مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَوَجْهُهُ عَظْمٌ "لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ"﴾ (البیهقی، شعب الأیمان، باب 19)

"جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے، وہ شخص قیامت کے دن، اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ صرف ہڈی ہوگا۔ چہرے پر گوشت نہیں ہوگا"۔

10- اہم بات کو تین مرتبہ دہرائیے

اہم بات کو تین مرتبہ دُہرانا سنّت رسولؐ ہے۔ درس کے آغاز میں خلاصۂ مضمون پہلے بیان کیجیے۔ پھر اُس کی تشریح کیجیے۔ اور آخر میں خلاصۂ مضمون کا اعادہ کیجیے۔ اس طرح بات تین مرتبہ سامعین تک پہنچ جائے گی اور سامعین کے ذہن پر نقش ہو جائے گی۔

حدیث انسؓ میں ہے:

﴿أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا، حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ﴾

(بخاری، کتاب العلم، باب 30، حدیث 95)

"نبی کریم ﷺ جب گفتگو فرماتے تو بات کو 'تین مرتبہ' دہراتے یہاں تک کہ ان کی بات (ہم پر) پوری طرح واضح ہو جاتی"۔

11- ہر ہفتہ ایک نیا موضوع منتخب کیجیے

مدرس کے مضامین مُتَنَوِّع ہوں۔ یک رنگی نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ سال کے باون ہفتوں میں ایک ہی موضوع پر درس دیں۔ اس طرح آپ کے درس میں لوگوں کی

دلچسپی بتدریج کم ہوتی جائے گی۔ اسلام ایک جامع دین ہے۔ یک رنگی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا مطالعہ اور آپ کی صلاحیت دونوں ناقص ہیں اور آپ اپنی صلاحیتوں کو نکھارنا نہیں چاہتے۔

کبھی توحید ذات پر، کبھی توحید صفات پر، کبھی توحیدِ علم واختیار پر، کبھی توحیدِ حاکمیت پر، کبھی عالمِ نزع اور احوالِ قبر پر، کبھی احوالِ قیامت پر، کبھی منصبِ رسالت پر، کبھی میاں بیوی کے حقوق پر، کبھی والدین اور اولاد کے حقوق پر، کبھی وصیت ووراثت کے احکام پر، کبھی نکاح، طلاق اور خلع کے احکام پر، کبھی وضو، غسل اور تیمم کے احکام پر، کبھی نماز پر، کبھی زکوٰۃ پر، کبھی فضائلِ رمضان پر، کبھی فضائلِ قرآن پر، کبھی احکامِ تجارت پر، کبھی شراکت اور مضاربت پر، کبھی دیت اور قانونِ قصاص پر، کبھی عائلی قوانین پر، کبھی ستر وحجاب پر، کبھی جہاد وقتال پر، کبھی قدیم وجدید طواغیت پر درس دیجیے۔ کیا قرآن میں موضوعات کی کمی ہے؟

12- اپنے ظاہر کو شائستہ بنائیے

مدرس کا لباس شائستہ ہو۔ دنیا کا قاعدہ ہے ،مظروف کے مطابق ظرف بنایا جاتا ہے۔ مال کی نوعیت کے لحاظ سے Packing کی جاتی ہے۔ مدرس کا لباس بھی درسِ قرآن کی اثر انگیزی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مدرس کو چاہیے کہ وہ سامعین کی نفسیات کو پیشِ نظر رکھے۔ ہمارے ملک میں' کوٹ پتلون اور ٹائی کے ساتھ درس دینے والے کے درس سے زیادہ سامعین کی توجہ مدرس کے لباس پر ہوتی ہے۔

بغیر ٹوپی کے درس نہ دیا جائے۔ ان معاملات کا تعلق فقہ سے نہیں ہے، بلکہ تَفَقُّہ سے ہے۔

مدرس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی داڑھی ہو اور داڑھی مناسب حد تک لمبی ہو۔ داڑھی، اتباعِ سنتِ رسولؐ اور محبت رسولؐ کی علامت ہے۔ ان چیزوں کی نسبت، اگرچہ انسان کے باطن سے بہت کم ہے ، لیکن یہ چیزیں سامعین کے لیے حجاب بن جاتی ہیں اور دروسِ قرآن کے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ داڑھی رکھنا دس خصائلِ فطرت

میں شامل ہے (صحیح مسلم: 261)۔ داڑھی رکھنے کے بارے میں حکمیہ احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

﴿وَفِّرُوا اللُّحیٰ﴾ "داڑھیوں کو بڑھاؤ" (صحیح بخاری: 5442، 5553، 5892)

﴿وَفِّـــرُوا﴾ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی کے بال وافر ہوں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

﴿وَاَعفُوا اللُّحیٰ﴾ "داڑھیوں کو زیادہ کرتے ہوئے چھوڑ دو"

﴿وَاَعفُوا﴾ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی لمبی اور نمایاں ہو۔

دورانِ درس، پان، چھالیہ وغیرہ کا استعمال کیجیے اور نہ ہی دورانِ درس سر اور بدن کھجایئے۔ اس طرح کی غیر شائستہ حرکات سے گریز کیجیے۔

13- اپنے باطن کو ظاہر سے بہتر کیجیے

ہمارا باطن، ہمارے ظاہر سے بہتر ہونا چاہیے۔ اگر ظاہر اچھا ہے اور باطن خراب تو پھر اس کا شمار 'ریاکاری' میں ہوگا۔ اس کے برعکس، اچھے باطن کے ساتھ اچھا ظاہر ریاکاری نہیں، بلکہ 'شہادت' کہلائے گا۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ خوبصورت دعا سکھائی ہے۔

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِی خَیْراً مِّنْ عَلَانِیَتِی ، وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِی صَالِحَةً﴾ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب 140، حدیث 3935)

"اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے۔ اور میرے ظاہر کو پاک کر دے"

درسِ قرآن محض توسیع دعوت، حُصولِ جنّت اور خوشنودئ پروردگار کی نیت سے دیا جائے۔ نیت کی درستگی' ہر عمل کی قبولیت کے لئے ایک بنیادی ضرورت ہے۔ مدرس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ریاکاری سے بچے اور ریاکاری سے بچنے کے لئے اللہ کی مدد طلب کرے۔ نہ شہرت کی خواہش ہو اور نہ مال و دولت کی۔ ہوس کا شکار ہو اور نہ

جاہ و منصب کا طالب۔ اُسے نہ ستائش کی تمنا ہو اور نہ صلے کی پروا۔ اسے اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ

ہوس چھپ چھپ کے سینے میں، بنالیتی ہے تصویریں

مدرس کی ہمیشہ یہ دعا ہونی چاہیے۔

﴿اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ﴾ (الدعوات الكبير للبيهقي ، 227،258)

''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے۔ میرے عمل کو دکھاوے سے پاک کر دے۔ میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر دے۔''

14- سوال و جواب کے لیے تیار رہیے

درس کی تیاری کے دوران' یہ بھی سوچیے کہ سامعین کیا سوال کر سکتے ہیں؟ ممکنہ سوالات کو ذہن میں رکھ کر، جوابات کے لیے تیار رہیے۔ اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو صاف کہ دیجیے۔﴿ لَا اَدْرِي ﴾۔ میں نہیں جانتا۔ دیکھ کر یا پوچھ کر بتاؤں گا۔ سوال و جواب کی نشست میں، کبھی بجا اور کبھی بے جا تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ آپ کے تحمل اور حلم کا امتحان ہوتا ہے۔ آپ کو نہایت زیرکی اور دانائی کے ساتھ جواب دینا پڑتا ہے۔

غلط جواب دینے سے خاموشی بہتر ہے۔

15- مکی اور مدنی سورتوں کے درس

مکی سورتوں کا درس دیتے وقت، اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ اس کے ذریعے، عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت کو راسخ کرنا ہے۔ اللہ کی ذات اور صفات

اس طرح واضح کرنا ہے کہ لوگ اُس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں اور اس کی رحمت کے امیدوار ہو کر جنت کے طلب گار بن جائیں۔ فضائلِ اخلاق کی آبیاری کرنی ہے۔ لوگوں کو صبر واستقامت کی تلقین کرنی ہے اور مشکل حالات میں استقامت اور ثابت قدمی کے جذبات کو پروان چڑھانا ہے۔ دعوت کی مخالفت کے ماحول میں ہمت بلند رکھنی ہے۔ زندگی بعد موت اور ملاقاتِ رب کے تصور کو قلوب و اذہان میں پختہ کرنا ہے۔

مدنی سورتوں کا درس (جیسا کہ قرآنِ مجید کا اسلوب ہے) معاشرت، معاملات اور عدلِ اجتماعی وغیرہ کے احکام کو آخرت کے عذاب وثواب کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے دیجیے۔ لوگوں میں احکام پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کیجیے۔

16- حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کیجیے

درسِ قرآن کے مضمون کو، حالاتِ حاضرہ سے جوڑیے۔ لوگوں کو بتائیے کہ قرآن کیا کہتا ہے اور اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔؟ اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ پرانے دور کے کافروں کی سازشیں کیسی تھیں؟ اور آج کے کافروں کی سازشیں کیسی ہیں؟ پرانے زمانے کے منافق کیسے تھے؟ موجودہ دور کے منافق کیسے ہیں؟ پرانے دور کے مسلمان کیسے تھے؟ اور ہم کیسے ہیں؟ ماضی کے طاغوت کون تھے؟ اور اس دور کے طاغوت کون ہیں؟ لوگوں کو بتائیے کہ قرآن ان مشکل حالات میں ہمارے لیے کیا لائحہ عمل تجویز کرتا ہے؟ درسِ قرآن لوگوں کو جگانے والا ہو، خوابِ غفلت میں مبتلا کرنے والا نہ ہو۔ عمل کے لیے آمادہ کرنے والا ہو ، محض ثواب کی محفل نہ ہو۔

فہمِ قرآن کے بنیادی اُصول

فہمِ قرآن کے لئے مندرجہ ذیل اُصولی باتوں کا خیال رکھیے۔

1- نظمِ کلام کو ملحوظ رکھیے اور مرکزی مضمون تلاش کیجیے:

ہر سورۃ کا ایک عمود، یعنی مرکزی مضمون (Theme) ہوتا ہے۔ اِسی مرکزی مضمون کے ارد گرد تمام آیات گھومتی ہیں۔ اِسے تلاش کیجیے۔ مثلاً ﴿سورۃ البقرۃ﴾ کا مرکزی مضمون اِمامت کی تبدیلی ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کو دو ہزار پانچ سو سالہ اِمامت و قیادت سے معزول کر کے یہ ذمہ داری بنی اسمٰعیل یعنی امتِ مسلمہ پر عائد کی گئی ہے۔ یا پھر ﴿سورۃ التین﴾ کا مرکزی مضمون اثباتِ قیامت ہے۔ ہر سورت کا ایک نظمِ جلی (Macro-Structure) ہوتا ہے۔ تفصیل کے لیے ہماری دو کتابوں سورۃ یٰسٓ اور قرآنی سورتوں کا نظمِ جلی کا مطالعہ کیجیے۔

2- سورۃ کے ہر لفظ کی انگلی پکڑ کر چلیے:

سورۃ کے ہر لفظ کی اُنگلی پکڑ کر چلیے۔ جیسے ﴿وَالتِّينِ﴾ کے بعد ﴿وَالزَّيْتُونِ﴾ کیوں آیا ہے؟ ﴿وَالزَّيْتُونِ﴾ کے بعد ﴿طُورِ سِينِينَ﴾ کیوں آیا ہے؟ اور ﴿طُورِ سِينِينَ﴾ کے بعد ﴿الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾ کیوں آیا ہے؟

ان چار چیزوں کا ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ سے کیا تعلق ہے؟

جب آپ لفظ کو لفظ سے جوڑنے کے فن پر مہارت حاصل کر لیں گے تو اس کے نتیجے میں نظمِ خفیف (Micro-Structure) کی دولت آپ کے ہاتھ آئے گی۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ دینی مدارس کے بیشتر فارغ التحصیل طلبہ اور اسلامی اداروں کی طالبات صحیح ترجمہ کرنے کی صلاحیت تو حاصل کر لیتی ہیں، لیکن لفظ کو لفظ سے اور آیات کو آیت سے اور پیراگراف کو پیراگراف سے جوڑنے کے فن سے نابلد ہی رہتی ہیں۔

3- صفاتِ الٰہی پر غور کیجیے:

قرآن میں، شروع سے آخر تک، صفاتِ الٰہی جابجا پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام الاسماءُ الحسنیٰ (صفات پر مبنی حسین و جمیل نام) موتیوں کی طرح پیوست ہیں۔

ان صفاتِ الٰہی پر غور کیجیے کہ یہ مخصوص صفت، اس خاص جگہ پر کیوں استعمال ہوئی ہے؟

- مثلاً یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

a- ﴿لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾

b- ﴿اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾

c- ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾

d- ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ (النساء :29)

مندرجہ بالا آیت کو، ہم نے آپ کی سہولت کے لئے چار حصوں میں تقسیم کردیا ہے۔

غور کیجیے کہ ان چار حصوں کا آپس میں کیا ربط ہے؟

مندرجہ بالا آیت میں باطل تجارت کا باہمی رضامندی سے کیا تعلق ہے؟ اور باطل تجارت کا ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾ سے کیا تعلق ہے؟

مندرجہ بالا آیت کے آخر میں ﴿ رحیم ﴾ صفتِ الٰہی کیوں استعمال کی گئی ہے؟

- سورۃ الملک کی دوسری آیت میں ﴿لِيَبْلُوَكُمْ﴾ کے بعد ﴿الْعَزِيْزُ﴾ اور ﴿الْغَفُوْرُ﴾ کی دو صفات استعمال کی گئی ہیں۔ اس کی حکمت پر غور کرنا ہوگا۔ یہ دنیا ایک دارالامتحان ہے۔ اسی امتحان اور آزمائش میں جو کامیاب ہوگا اس کے لیے اللہ تعالیٰ ﴿الغفورُ﴾ ہوگا۔ اس کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو معاف کر کے جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے برخلاف جو اس امتحان اور آزمائش میں ناکام ہوگا، اس کے لیے اللہ تعالیٰ ﴿العَزِيزُ﴾ ہوگا۔ وہ اسے دوزخ میں داخل کرنے کی پوری قوت اور طاقت رکھتا ہے۔

4- قرآن کے "اِنذار و تبشیر" پر ہمیشہ نظر رکھیے:

قرآن کتابِ اِنذار بھی ہے اور کتابِ تبشیر بھی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی

بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا گیا۔ قرآن دنیاوی کامیابیوں اور اُخروی اور ابدی فلاح وفوز کی بشارت بار بار دیتا ہے اور دنیاوی اور اُخروی عذابِ جہنم سے بار بار ڈراتا ہے، تاکہ لوگ صحیح عقیدہ، صحیح طرزِ عمل، صحیح رویے اور اعمالِ صالحہ اختیار کر لیں۔ یہ بات مدرسِ قرآن ہمیشہ پیشِ نظر رکھے۔ قرآن ترہیب سے بھی کام لیتا ہے اور ترغیب سے بھی۔ انسانی نفوس کو توازن پر قائم رکھنے کے لیے انسانوں کے خالق نے انسانی فطرت کے عین مطابق یہ انداز اختیار کیا ہے۔

سورۃ الانعام کی آخری آیت میں بتایا گیا کہ انسانوں کو زمین پر خلیفہ بنا کر بعض کو بعض پر درجات عطا کیے گئے ہیں۔ اس تفاوت کا، مقصد دیے گئے وسائل ﴿فِیْ مَآ اٰتٰـكُمْ﴾ میں یعنی ''جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے'' میں امتحان اور آزمائش ہے۔ اس کے بعد فرمایا گیا:

﴿اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ سزا اور مغفرت دونوں کا تذکرہ ہوا۔

5- مقصد پر نگاہ رکھیے، غیر ضروری تفصیلات سے بچیے:

مدرسِ قرآن کو چاہیے کہ وہ مقصد پر نگاہ رکھے اور غیر ضروری تفصیلات سے بچے۔ قرآن شروع سے آخر تک، اپنی ہر بات کو، زیادہ تر اُخروی جزا و سزا کے ساتھ جوڑتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ، تاریخ سے استدلال کرتے ہوئے' قوموں کے عروج و زوال کے اسباب کی نشان دہی بھی کرتا ہے۔ یہ بات ہمیشہ نظر میں رکھیے۔ قرآن کی نگاہ، غیر ضروری تفصیلات سے زیادہ، مقاصد اور تزکیے پر ہوتی ہے۔ اصحابِ کہف کی تعداد اور ان کے غار میں قیام کی مدت وغیرہ کی معلومات سے ہمیں آخر کیا حاصل ہو سکتا ہے؟

جن چیزوں کو قرآن نے مجمل بیان کیا ہے، وہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت ہی نہیں ہے، الّا یہ کہ احادیثِ صحیحہ میں اس کی تفصیل آئی ہو۔

قرآن ایک کتابِ دلائل ہے

- قرآن ایک کتابِ دلائل ہے۔ ایک غیر مسلم کو آپ دلیلوں کے ذریعے ہی قائل کر

سکتے ہیں۔ داعی، مُبلغ اور مدرس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح کرے۔ دلائل کے بغیر میدان میں اتریں گے تو آپ پر یہی پھبتی کسی جائے گی۔

اس سادگی پر کون نہ مر جائے اے خدا! لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

- قرآن، خود قرآن پر کیے جانے والے اعتراضات کو نقل کرتا ہے اور جوابی دلائل فراہم کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کو نقل کر کے شافی جوابات دیتا ہے۔ محمد ﷺ کو منکرین نے ساحر، کاہن، مفتون، مجنون، کذاب، مفتری، مُعَلَّم وغیرہ جیسے القابات سے نوازا۔ محمد ﷺ کی بشریت پر اعتراض وارد کیا گیا۔ حسی معجزات کا مطالبہ کیا گیا۔ ان سب کا مسکت جواب فراہم کیا گیا۔
- قرآن کے عقیدۂ آخرت پر بے شمار سوالات اُٹھائے گئے۔ قرآن نے ان سب کا مقابلہ کیا۔

دلائل کے لیے ﴿آیة﴾ (جمع آیات) کا لفظ کئی بار استعمال ہوا ہے۔ ﴿آیة﴾ سے مراد Sign, Indicator, Guide, Lead ہے۔ یعنی یہ وہ چیزیں ہیں، جن سے بڑی حقیقت کا سراغ (Clue) ملتا ہے۔ قرآنی دلائل عقلی بھی ہیں اور نقلی بھی۔ آفاقی بھی ہیں اور انفسی بھی۔ بعض اوقات تاریخی دلائل سے بھی کام لیا گیا ہے۔

- مدرسِ قرآن کو چاہیے کہ جب وہ ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَآیَةً﴾ یا اس جیسی ملتی جلتی آیات سے گزرے تو دو چیزوں کو ڈھونڈے۔

1- اس مقام پر دلیل کی نوعیت کیا ہے؟ عقلی ہے، نقلی ہے، آفاقی ہے، انفسی ہے یا تاریخی؟

2- اس مقام پر دلیل کا مقصد کیا ثابت کرتا ہے؟ اللہ کی وحدانیت، قدرت، قانونِ رسالت یا آخرت یعنی زندگی مابعد موت، یا انسان کی موجودہ حالت، یا کوئی اور چیز؟

سائنسی دلائل

یہ دور سائنس کا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کی مدد سے بھی قرآن میں بیان کردہ

آفاقی ، انفسی اور تاریخی دلائل کو مزید واضح کیا جاسکتا ہے۔ البتہ مدرسِ قرآن پر دو چیزیں بالکل صاف ہونی چاہئیں۔

1- قرآن کلامِ الٰہی ہے اور ابدی اور حتمی صداقتوں (Ultimate Truth) پر مبنی ہے۔ جب کہ سائنس حقیقت کے سراغ میں ایک محدود انسانی سفر کا نام ہے۔ سائنس بدلتی رہتی ہے اور بدلتی رہے گی۔ جب کہ قرآن کبھی نہیں بدل سکتا اور نہ قرآن کی کوئی بات غلط ثابت ہوسکتی ہے۔ سائنس کی اس حقیقت سے ناواقف اور دورِ جدید سے مرعوب حضرات قرآنِ مجید کی الٹی سیدھی تفسیر کرنے لگتے ہیں۔ بعض لوگ درس کے دوران اس طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں: ''سائنس بھی اس کی تصدیق کرتی ہے'' گویا قرآن کی حقانیت سائنس کی محتاج ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰہ! پھر ایمان بالغیب کا کیا مفہوم ہوا؟

2- طالبِ قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ سائنس کے ثابت شدہ کلیات ((Proven Facts) کو محض نظریات (Theories) سے الگ کر کے دیکھے۔ سائنس کی ہر بات پر ایمان نہ لائے۔ ڈارون کے باطل نظریات کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

سر سید احمد خان (م 1898ء) مسلمانوں کا درد رکھتے تھے، لیکن انیسویں صدی کی سائنس سے اس قدر مرعوب تھے کہ قرآنِ مجید کی الٹی سیدھی تفسیر کرنے لگے۔ ﴿ملائکہ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ ان سے مراد قوائے ملکوتی اور ﴿شیطان﴾ کے بارے میں فرمایا کہ قوائے بہیمی ہیں۔ ﴿جنات﴾ کے بارے میں خامہ فرسائی کی کہ یہ پہاڑی جنگلی آدمی ہیں۔ قرآن میں جنت وجہنم کا تذکرہ درحقیقت معروف کے بجالانے اور نواہی سے بچانے کا ایک ترغیبی حربہ ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰہ! (تفسیر القرآن از سر سید احمد خان)

اَقسامُ القرآن بھی دلائل ہیں

اَقسامُ القرآن بھی دلائل یا آیات ہی کی ایک دوسری صورت ہیں۔

قرآنِ مجید میں ﴿لیل ، نہار ، تین ، زیتون ، عصر ، فجر ، ضحیٰ ،

العادیات ، مرسلات ﴾ وغیرہ کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ قسم، گواہی اور شہادت ہے۔ یہ ساری قسمیں کسی نہ کسی حقیقت، قاعدے اور کلیے کو ثابت کرنے کے لیے کھائی گئی ہیں۔ مدرسِ قرآن کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ مقسم بہ (جس کی قسم کھائی گئی ہے) اور مُقسَم عَلَیْہِ (جس کے لیے قسم کھائی گئی ہے) کے درمیان گہرا تعلق ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ﴿والعَصر﴾ کا خسارے سے گہرا تعلق ہے۔ ﴿والعصر﴾ کی جگہ ﴿والفجر﴾ نہیں رکھا جاسکتا۔

- ﴿سورۃ یٰسں﴾ کے آغاز میں حکمت والے قرآن کی گواہی اس لیے پیش کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو لوگ سلسلہِ رسالت کی آخری کڑی سمجھ کر ایمان لائیں۔
- ﴿سورۃ الانشقاق﴾ میں شفق ، رات اور چاند کی گواہیاں اسی لیے پیش کی گئی ہیں تاکہ ثابت کیا جاسکے کہ انسان کو بھی مندرجہ بالا تین چیزوں کی طرح ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف سفر کرنا ہے ، وہ کشاں کشاں چاہے نہ چاہے، زندگی کے پاپڑ بیلتے ہوئے اپنے رب سے ملاقات کی طرف سفر کررہا ہے۔
- ﴿سورۃ الطارق﴾ میں زمین اور آسمان کی قسم یعنی گواہی اسی لیے فراہم کی گئی ہے کہ جس طرح آسمانِ بادوباراں کے فیض سے زمین پھٹ کر لہلہانے لگتی ہے، اسی طرح قرآن کے فیض سے بھی انسانی روحیں سیراب ہوں گی۔ قرآنِ مجید قولِ فیصل ہے ، سنجیدہ کلام ہے، ہنسی مذاق نہیں۔
- ایک منکرِ خدا، ایک منکرِ رسالت اور ایک منکرِ آخرت کو آپ اُن دلیلوں ہی سے مطمئن کرسکتے ہیں، جن کا وہ خود مشاہدہ کرتا رہتا ہے اور جن کا وہ خود قائل ہوتا ہے۔

جنت اور دوزخ کا مقصد جزاوسزا (Reward and Punishment) ہے۔ جزاوسزا کے اس الٰہی قانون کو زمین، آسمان، بجلی، ہوا، بارش، سمندر وغیرہ کی آفاقی دلیلوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے، جو قرآنِ مجید میں جگہ جگہ موجود ہیں۔

حفظِ قرآن کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ﴾

(ترمذی ، کتاب فضائل القرآن ، باب 18 ، حدیث 3161)

”یقیناً جس شخص کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہ ہو ، وہ ایسا ہے ، جیسے ویران گھر!“

فَضِیْلتِ قرآن

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ ، رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ﴾

(مسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب 47 ، حدیث 1930)

”رشک صرف دو طرح کے اشخاص پر ہے! ایک وہ شخص ، جسے اللہ نے قرآن (کا علم) بخشا تو وہ دن رات اس کا حق ادا کرتا ہے! اور دوسرا وہ شخص ، جسے اللہ نے مال بخشا تو وہ اس میں سے دن رات (راہِ حق میں) خرچ کرتا ہے۔“

درسِ قرآن کے لیے وقت کی تقسیم

درج ذیل جدول پر نظر ڈالیے اور دیکھیے کہ درسِ قرآن کے دورانیے کو کس طرح مختلف امور کے لیے تقسیم کیا گیا ہے؟ اور ہر حصے کے لیے کتنا وقت تجویز کیا گیا ہے؟

نمبر	عنوان	وقت	تفاصیل
1	تلاوت	تین (3) منٹ	موضوع سے متعلق جامع آیات کی ترتیل' تجوید اور حُسنِ صوت سے تلاوت
2	ترجمہ	تین (3) منٹ	کلامِ الٰہی کے شایانِ شان رواں، ادبی اور معیاری
3	خلاصہ موضوع	ایک منٹ	نہایت اختصار سے
4	اصل موضوع پر گفتگو	30 منٹ	تفصیلات اگلے صفحے پر
5	خلاصۂ کلام	2 منٹ	حاصلِ موضوع کا اعادہ
6	ہمارے لیے پیغام	5 منٹ	سبق' عبرت اور دعوت دورِ حاضر پر تطبیق
7	دعائیہ کلمات	1 منٹ	دعوت میں تاثیر کے لیے اللہ سے اِستعانت
8	سوال و جواب	10	موضوع سے متعلق
	کل وقت	55 منٹ	

عام لوگوں کے لیے، درسِ قرآن کا دورانیہ (بشمول سوال و جواب) کسی صورت میں، ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

مخصوص سورۃ کے درس کی تیاری

کسی مخصوص سورت کا درس کس طرح دیا جائے؟

مخصوص سورۃ کے درس کے لیے ، مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھیے۔

1- تلاوت اور حسنِ صَوت

مُدَرِّس ، تلاوت کا آغاز ، تعوّذ اور بَسْمَلَه سے کرے۔

مُدَرِّسِ قرآن کو چاہیے کہ وہ کسی ماہرِ فن قاری سے تجوید کی بنیادی باتیں سیکھ لے۔

ترتیل، تجوید اور ممکنہ حد تک حُسنِ صوت کے ساتھ تلاوت کرے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ ﴾

(بخاری ، کتاب التوحید ، باب 44 ، حدیث 7621)

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، جو اچھی آواز کے ساتھ قرآن نہیں پڑھتا''

لیکن اس معاملے میں غلو کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو کسی مقابلۂ قراءَت میں حصہ نہیں لینا ہے اور نہ ہی قراءت میں تَخَصُّص کے درجے کا حصول آپ کا مقصود ہے۔ آپ محض ایک ''داعی'' ہیں۔

2- ترجمہ

قرآن کا ترجمہ ، کلامِ الٰہی کے شایانِ شان ہو۔ زوردار ہو اور مفہوم کو پوری طرح واضح کرنے والا ہو۔ ترجمے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیے۔

a- ترجمہ معیاری ہو ، لفظی نہ ہو۔

b- ترجمہ اَدَبی اور شائستہ زبان میں ہو- اچھی زبان مہذب اور شائستہ ہونے کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ افصح العرب تھے۔ آپؐ کی زبان سے بازاری گفتگو یا غیر معیاری محاورہ نہیں سنا گیا۔

متروک الفاظ استعمال نہ کیجیے۔ جیسے: تلک، ہووے وغیرہ۔

c- ترجمہ رواں ہو ، تا کہ سامعین تک بنیادی بات پہنچ جائے۔مثلاً

﴿ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ ﴾ کا ترجمہ، یوں نہ کیجیے۔

"کہا، موسیٰ نے، قوم سے اپنی"۔ بلکہ اس طرح کیجیے۔

"حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا"۔

یاد رکھیے۔ایک زبان کا حسنِ ترتیب، دوسری زبان میں عیب بن جاتا ہے۔تعقید، فہم میں حائل ہوتی ہے۔دینی مدارس میں، علمائے کرام اور شیوخ ابتدائی عربی سیکھنے والے طلبہ کو نحوی اور صرفی تحلیل کے ساتھ جس طرح ترجمہ پڑھاتے ہیں، اس طرز سے مکمل اجتناب کیا جائے۔اس لیے کہ آپ کے سامعین صرف ونحو سے بالکل واقف نہیں ہیں۔انہیں مضمون اور پیغام سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔

d- ترجمہ بآوازِ بلند پڑھا جائے، تا کہ سامعین پر کلام الٰہی کی ہیبت اور اس کا دبدبہ طاری ہو جائے۔

3- پسِ منظر

پسِ منظر، زمانہ اور شانِ نزول پر زیادہ وقت صرف نہ کیا جائے ۔ یہ چیزیں مطالعے سے تعلق رکھتی ہیں۔درسِ قرآن کا مختصر وقت ، اس قسم کی تفصیلات کا مُتَحَمِّل نہیں ہوسکتا۔پس منظر کا ذکر صرف اتنا کیا جائے، جتنا بات سمجھانے کے لئے ضروری اور ناگزیر ہو۔قرآن کو ایک زندہ کتاب کی حیثیت سے پیش کیا جائے۔

4- مرکزی مضمون / عمود

مرکزی مضمون یا عمود (Theme)، دراصل وہ بنیادی موضوع ہے، جس کے اردگرد ساری سورۃ گھومتی ہے۔اگر آپ کسی طویل سورۃ کے ایک مخصوص پیراگراف یا مخصوص رکوع کا درس دینا چاہتے ہیں تو آپ اس پیراگراف اور اس رکوع کے مرکزی مضمون کا تعین کیجیے۔

مثلاً: ﴿ سورۃ التین ﴾ کے سلسلے میں آپ یہ بتائیں گے کہ اس سورۃ کا <u>مرکزی مضمون</u>

a- ”قیامت کے امکان کا جائزہ“ یا
b- ”قیامت کے امکان پر دعوتِ فکر“ یا
c- ”امکانِ قیامت کے عقلی اور نقلی دلائل“ ہے۔

چنانچہ اس سورۃ کا اختتام ”دو سوالات“ پر ہوا ہے ، تاکہ انسان اس سورۃ پر غور وفکر اور تدبر کے بعد ان دونوں سوالوں کا اثباتی جواب دے سکے۔

5- مشکل الفاظ کی تشریح

مشکل الفاظ کی تشریح کے لئے امام راغب اصفہانیؒ کی ، مفردات القرآن ، کو بنیاد بنایا جائے۔مختلف تفاسیر سے بھی مشکل الفاظ کے معانی اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ ملتے جلتے الفاظ اور مفاہیم کے لئے مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ کی کتاب 'مترادفات القرآن' نہایت مفید ہے۔یہ دونوں کتابیں آپ کے پاس لازماً ہونی چاہئیں۔

6- آیات کی تفصیل وتشریح

a- اب آپ،ایک ایک آیت کی،سلسلہ وار تشریح کرتے جایئے۔
b- اپنی کاپی میں ، یا کارڈز (Cards) پر ، ہر آیت الگ الگ لکھ کر اس کے نیچے ترجمہ لکھ لیجیے۔
c- طویل آیت ہو تو اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو الگ الگ لکھ لیجیے اور اس کا ترجمہ ساتھ ہی درج کر لیجیے۔
d- آیات کے باہمی ربط کی وضاحت کیجیے۔طویل آیت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے باہمی ربط کی وضاحت کیجیے۔
e- آیات کی وضاحت کے لیے،قرآن کی دیگر آیات پیش کیجیے،جو اس موضوع اور مضمون سے ”راست“ متعلق ہوں،تاکہ ﴿تفسیرُ القرآن بِالقرآن﴾ احق ادا ہو جائے۔
f- احادیث: آیات کی وضاحت کے لیے،موضوع سے ”راست متعلق“ صحیح اور

حسن احادیث پیش کیجیے۔ ضعیف اور موضوع (جھوٹی) احادیث سے گریز کیجیے۔

(علمِ حدیث کی اصطلاح میں، پانچ شرطوں پر پوری اترنے والی حدیث کو ''صحیح'' اور چار شرطوں پر پوری اترنے والی حدیث کو ''حسن'' کہتے ہیں)

اس موضوع پر ہماری کتاب ''حدیث کی اہمیت اور ضرورت'' کا مطالعہ کیجیے۔

g- سچے واقعات: موضوع سے متعلق، سیرت النبی ﷺ یا سیرتِ صحابہؓ سے کوئی ''سچا واقعہ'' پیش کیجیے۔ قرآن کتابِ حق ہے اور رسول اللہ ﷺ نبیٔ برحق ہیں۔ قرآن و سنت اور سیرت رسولؐ کسی مصنوعی رنگ کے محتاج نہیں۔ واقعات میں نمک مرچ لگانے کی کوشش نہ کیجیے۔ ﴿ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ﴾ ۔ مبالغہ آرائی سے بچیے۔

صحابہؓ کی نماز ، صحابہؓ کا اِنفاق ، صحابہؓ کا شوقِ جہاد ، صحابہؓ کی فکرِ آخرت یہ اور ان جیسے موضوعات پر آپ کے پاس مستند مواد موجود ہونا چاہیے، جسے آپ وقتاً فوقتاً اپنے دروس میں استعمال کر سکتے ہیں۔

h- وقتِ مقررہ میں، پیراگراف کی یا سورۃ کی آخری آیت تک پہنچنے کی کوشش کیجیے۔ کسی نکتے کو اتنا نہ کھینچیے کہ بعد میں آپ کو وقت کی کمی کا احساس ہو۔ اور آخر میں آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ افسوس! اصل بات تو نہیں کہی جا سکی۔

i- مختلف تفاسیر کے اہم نوٹس اپنی کاپی پر لکھیے۔ بعض اوقات مفسر بہت دور نکل جاتا ہے۔ آپ آیت کے آس پاس ہی رہیے۔ کسی نکتے کی وضاحت کے لیے اگر دور جانا پڑے تو فوراً لوٹ کر، آیت کے اصل مضمون کی طرف آ جائیے۔

تنبیہ (Warning) : آپ کو ایک مفسر کے کلام سے زیادہ، اللہ کے کلام سے مرعوب ہونا چاہیے۔

یاد رہے کہ ہر تفسیر کی ہر بات کو، اپنی کاپی پر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ دورانِ مطالعہ جو کچھ آپ نے تفاسیر میں پڑھا ہے، وہ سب کا سب دوہرانے کی حاجت۔ مثلاً

بعض تفاسیر میں نحوی بحثیں ہوتی ہیں اور بعض میں فقہی اجتہادات ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض تفاسیر میں مختلف قراءتوں کی تفاصیل اور صوفیانہ رموز واشارات بھی پائے جاتے ہیں۔ ان تمام تفصیلات کا عوام الناس کے سامنے رکھنا مناسب نہیں۔ یاد رہے آپ کے سامنے صرف دعوتی پہلو، نمایاں رہے، جس کے نتیجے میں لوگوں کی فکر اور سامعین کی عملی زندگی میں انقلاب برپا ہو جائے۔

7- خلاصۂ کلام

آخر میں دومنٹ کے اندر پورے مضمون کا خلاصہ ، یعنی حاصل مضمون لوگوں کے سامنے رکھیے۔ دراصل یہ مرکزی مضمون/عمود (Theme) کا اِعادہ ہوگا۔

8- ہمارے لیے پیغام

خلاصے کے بعد، لوگوں کو یہ بتائیے کہ اس مضمون میں میرے اور آپ کے لیے کیا پیغام ہے؟ اور ان ہدایات کی روشنی میں ہم اپنے باطن اور اپنے ظاہر کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں؟۔ معاشرے میں کون سی تبدیلیاں ناگزیر ہیں؟ خدائی ہدایات کی روشنی میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟

9- دعائیہ کلمات

درسِ قرآن کا اختتام دعا پر کیجیے۔ عموماً ان کلمات پر اختتام کیا جاتا ہے۔

a- ﴿ وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴾

"اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ ساری تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔"

b- ﴿ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ، اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴾

اختتامِ مجلس پر دعائے کفّارہ

درسِ قرآن کے بعد عموماً سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے ، اس کے بعد کفارۂ مجلس کے لیے مندرجہ ذیل مسنون دعا پڑھی جاسکتی ہے۔

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾

(سنن ابی داؤد ، كتاب الأدب ، باب 32 ، حديث 4861)

”اے اللہ! میں تیری حمد و تعریف کے ساتھ تیری بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں۔

گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی اور اِلٰہ نہیں۔

تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری طرف پلٹتا ہوں۔“

مَوضُوعاتی
درس کی تیاری

موضوعاتی درسِ قرآن کی تیاری کے مراحل

موضوعاتی درس قرآن کی تیاری، کسی مخصوص سورۃ کے درس کی تیاری سے، نہ صرف مختلف ہوگی، بلکہ نسبتاً ذرا سی مشکل بھی۔ موضوعاتی درس کے لیے آپ کو مختلف مرحلوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جن کی تفصیل نیچے دی جارہی ہے۔

1- پہلا مرحلہ۔ موضوع کا انتخاب

موضوع کا انتخاب پہلا مرحلہ ہے۔ موضوع کے انتخاب میں وقت، حالات، جگہ اور سامعین کا لحاظ رکھا جانا ضروری ہے۔

1- موضوع زندہ ہو، مردہ نہ ہو:

درسِ قرآن کا موضوع زندہ ہو، مردہ نہ ہو۔ مثلاً: ''عصرِ حاضر کے طاغوت'' ایک زندہ موضوع ہے، لیکن ''خوارج کے عقائد'' سے ہمارے دور کے عوام کی دلچسپی کیا ہوسکتی ہے؟

2- موضوع عملی ہو، صرف نظری نہ ہو:

موضوع عَملی ہو، صرف نظری نہ ہو۔ مثلاً: ''عفو و درگذر'' کا موضوع اتنا اہم ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم اپنے معاشرے میں موجود بے شمار خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ دو بھائیوں کو ملا سکتے ہیں۔ دو برادریوں کو جوڑ سکتے ہیں۔ جب کہ ایسے موضوعات، جو صرف نظری ہوں اور جن کی عملی افادیت نہ ہو، ان سے بگاڑ کا اندیشہ ہی لگا رہتا ہے۔

جیسے: ''حیات النبی ﷺ کے عقیدے کا موضوع''

3- موضوع تعمیری اور اصلاحی ہو، تخریبی نہ ہو:

درسِ قرآن کا موضوع تعمیری اور اصلاحی ہو، تخریبی نہ ہو۔ جیسے: 'سمع و طاعت' کا

موضوع، ایک تعمیری موضوع ہے۔ جبکہ 'نور و بشر' کا موضوع، درسِ قرآن کی محفل کے لئے مناسب نہیں، جو شخص اس بارے میں جاننا چاہتا ہو ، اُسے کتابیں فراہم کی جاسکتی ہیں یا پھر متعلقہ آیات کے حوالے دیے جاسکتے ہیں ، تاکہ وہ اس پر غور کر سکے۔

4- موضوع پرانا بھی ہوسکتا ہے اور نیا بھی:

درسِ قرآن کا موضوع پرانا بھی ہوسکتا ہے اور نیا بھی۔

دلیلِ کم نظری قصۂ جدید و قدیم

نسل کشی اور فیملی پلاننگ کے موضوعات پرانے زمانے میں جتنی اہمیت کے حامل تھے ، وہ اس دورِ جدید میں بھی اتنی ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا موضوع کسی دور میں بھی بوسیدہ نہیں ہوسکتا۔

آلودگی (POLLUTION) جیسا جدید موضوع بھی، آپ کی گفتگو کا عنوان بن سکتا ہے۔

5- مُتَشَابِهات کو موضوع نہ بنایئے:

قرآن کی آیاتِ مُتَشَابِهات کو موضوع نہ بنایئے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ﴿محکم آیات﴾ بھی نازل کی ہیں اور ﴿مُتَشَابِه﴾ آیات بھی۔

درسِ قرآن کا موضوع ﴿محکم آیات﴾ پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ﴿مُتَشَابِهَات﴾ کی تاویل سے گریز کیجیے۔ قرآن کہتا ہے۔

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (آل عمران :7)

''جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے، ہمیشہ مُتَشَابِهَات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّا هُمُ اللهُ فَاحْذَرُوْهُمْ﴾ (بخاری ، کتاب التفسیر آل عمران ، باب 1 ، حدیث 4589)

''وہ لوگ، جو مُتَشَابِه آیات کے پیچھے پڑتے ہیں، انہی کا اللہ نے نام رکھا ہے۔ ان سے

بچو!"

پھر قرآن نے ان گمراہ لوگوں ہی سے بچنے کے لئے ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے۔۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا﴾ (آل عمران: 8)

" اے ہمارے پروردگار! ہمیں سیدھے راستے پر لگادینے کے بعد، ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کرنا"۔

یہ بات ہر صاحبِ فہم مسلمان پر (جو عقلِ عام رکھتا ہے)، بالکل واضح ہوتی ہے کہ درسِ قرآن اور دعوتِ اسلام کے لئے صحیح عقائد، اَحوالِ قیامت، اَحوالِ جنت و دوزخ، بیّنَات، عبادات، معروف و منکر، فرائض وواجبات، اَخلاقیات اور معاملات کے احکام، اجتماعی زندگی کے فوائد اور اسلام کے عائلی اور اجتماعی نظام کی برکات جیسے موضوعات ہی اہمیت رکھتے ہیں۔

عوام النّاس کو وَجْــــہ (اللہ کا چہرہ)، یَــد (اللہ کا ہاتھ)، حروفِ مقطعات اور دیگر متشابہات پر مبنی موضوعات کا چسکہ لگانا قطعاً مناسب نہیں ہے۔

نہ الجھاؤ ان کو کرامات میں جو نازک ہیں ایسے مقامات میں

2- دوسرا مرحلہ

منتخب موضوع کے لیے مناسب آیات کی تلاش

a- موضوع کا انتخاب کرنے کے بعد، آپ اس موضوع پر لکھی گئی مختلف پرانی اور نئی کتابوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔لیکن یہ بات یاد رکھیے کہ "ہر کتاب کی ہر بات اور ہر مصنف کا ہر نکتہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں"

b- مختلف کتابوں سے جو نوٹس آپ لیتے ہیں اس میں اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ جو بات بلا حوالہ (Matter without sound reference) ہے، اس کو ترک کرنا ہے

d- ان کتابوں سے موضوع سے 'راست متعلقہ آیات' کو الگ کاغذ پر یا

کارڈز (CARDS) پر لکھتے جایئے- ترجمہ بھی لکھ لیجیے۔

d- تفہیم القرآن کے اِشاریے (Index) کو دیکھیے کہ کیا اس میں آپ کے انتخاب کردہ موضوع سے متعلق عنوان ہے یا نہیں؟ ہو تو متعلقہ آیات نوٹ کر لیجئے؟

موضوع: اِطاعت

e- فرض کیجیے آپ نے ﴿اِطاعت﴾ کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس سلسلے میں مختلف کتابوں کے مطالعے اور انڈیکس کی مدد سے کچھ آیات نوٹ کر لی ہیں- اَب 'مفردات القرآن' (امام راغبؒ) سے ﴿ط و ع﴾ کے مادے سے نکلنے والے مختلف الفاظ کے معنی نوٹ کر لیجیے اور اطاعت کے مختلف استعمالات دیکھ لیجیے۔ اس کتاب کا، ہر مدرسِ قرآن کے پاس ہونا ضروری ہے۔

f- اس کے بعد محمد فواد عبدالباقی کی ﴿المعجم المفھرس﴾ سے اطاعت اور اس سے متعلقہ دیگر الفاظ مثلاً مُطاعٌ (جس کی اطاعت کی جائے) مُطِیعٌ (اطاعت کرنے والا) وغیرہ وغیرہ الفاظ پر مشتمل تمام آیات، مع ترجمہ الگ الگ کاغذ یا کارڈز (CARDS) پر لکھتے جایئے۔ ہر مدرس کے پاس ﴿معجم المفھرس﴾ کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ اگلا مرحلہ ذرا مشکل ہے۔

3- تیسرا مرحلہ

ہر نکتے اور ہر مضمون کو عنوان دیجیے

a- الگ الگ کاغذ پر یا کارڈز (CARDS) پر ایک ایک آیت مع ترجمہ لکھی ہوئی ہے۔ اس کے ترجمے پر اچھی طرح غور کیجیے- اور نہایت دیدہ ریزی سے کام لے کر، ہر آیت یا ہر آیت کے ٹکڑے کا الگ الگ عنوان دیتے جایئے- اپنی تمام تر صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیجیے- "فکر ہر کس بقدر ہمت است" کے مصداق آپ پر بے شمار نئے آفاق کا انکشاف ہوگا- "عنوانات" آپ کے اس "کشف" کے

پورے پورے آئینہ دار ہوں۔

b- اَحادیث کے کسی مستند مجموعے سے، جس میں صحیح روایات کا التزام کیا گیا ہو۔ "اطاعت" کے موضوع پر احادیث کا انتخاب کر کے الگ الگ کاغذ یا الگ الگ کارڈ پر لکھتے جائیے۔ پھر

c- اِن احادیث پر غور و فکر کے بعد، ان کو مناسب عنوان دیجیے، جس طرح آپ نے پہلے ہر آیت یا آیت کے ٹکڑے کو عنوان دیا تھا۔

d- اسی موضوع سے متعلق ، سیرتِ صحابہؓ سے کوئی سچا اور مستند واقعہ تلاش کیجیے۔ دارُ المُصَنِّفِین نے ﴿سِیَرُ الصَّحابۃؓ﴾ کے نام سے جو کتابیں شائع کی ہیں، ان کا آپ کے پاس ہونا بہت مفید ہے۔

4- چوتھا مرحلہ

مختلف تفاسیر سے مراجعت

موضوع کا انتخاب ہو گیا۔ متعلقہ آیات تلاش کر لی گئیں۔ صحیح احادیث اکٹھا کر لی گئی۔ عنوان سازی ہو گئی۔ اب آپ کے پاس کافی مواد جمع ہو گیا ہے۔

a- مختلف کتابوں کے نوٹس ہیں۔

b- تفہیم القرآن کے اشاریے یعنی انڈیکس (Index) سے حاصل شدہ آیات ہیں۔

c- مفردات القرآن کی توضیحات ہیں۔

d- المعجم المفہرس سے اخذ کردہ آیاتِ قرآنی ہیں۔

e- موضوع سے متعلق مستند صحیح احادیث ہیں۔

f- موضوع کی مناسبت سے صحابہ کرامؓ کے سچے واقعات ہیں۔

مندرجہ بالا وسائل کی روشنی میں، آپ غور و فکر کے بعد عنوانات قائم کر چکے ہیں۔ لیکن آپ کو خدشہ ہے کہ کہیں مجھ سے کوئی غلطی تو نہیں ہوئی - چنانچہ متعلقہ آیات کی تفسیر اور تشریح کے لیے آپ مختلف تفاسیر سے رجوع کریں گے۔ جس کے نتیجے میں آپ

i- بعض عنوانات کے الفاظ بدل دیں گے۔
ii- بعض عنوانات میں جزوی ترمیم کریں گے۔

5- پانچواں مرحلہ

ترتیب: Proper Sequencing

عنوانات کی تنقیح کے بعد، آپ کے لئے، اگلا مرحلہ 'مناسب ترتیب' یعنی Proper Sequencing کا ہے۔

کون سا کارڈ پہلے ہو؟، کون سا بعد میں؟ ان میں منطقی ربط کیسے پیدا کیا جائے؟ تمام کارڈز کو فرش پر یا ٹیبل پر سامنے پھیلا دیجیے۔ ذیلی عنوانات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، ان کارڈز (Cards) کو مختلف گروپس میں تقسیم کر لیجیے۔ اور ہر کارڈ پر ترتیب وار نمبر ڈالنا شروع کر دیجیے۔ آپ کا موضوع اطاعت ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ

- کچھ ہستیوں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔
- کچھ ہستیوں کی اطاعت سے روکا گیا ہے۔
- کچھ میں 'اطاعت' کے عمومی اصول بتائے گئے ہیں۔
- علاوہ ازیں آپ یہ بھی محسوس کریں گے کہ جن لوگوں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، ان کے مختلف درجات ہیں۔
- کس کی مطلق (Absolute) اطاعت کرنے کا حکم ہے؟
- کس کی مشروط اور مقید اطاعت (Conditional) کرنے کی صراحت ہے؟ اب آپ درجہ بندی کرتے جائیے۔

● اللہ کی اطاعت	● رسول اللہ ﷺ کی اطاعت
● امیر کی اطاعت	● والدین کی اطاعت
● شوہر کی اطاعت	● علماء کی اطاعت وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد، ترتیب وار اُن لوگوں کا ذکر ہوگا ، جن کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے۔
اس مقام پر آپ کو احساس ہوگا کہ میرا کام % 60 سے زیادہ مکمل ہو چکا ہے۔
ترتیب کا بھی ایک 'ابتدائی ڈھانچہ' بن چکا ہے۔

6- چھٹا مرحلہ

ابتدائی خاکے کی تیاری

اگلا مرحلہ ، ابتدائی خاکے (Initial Outline) کا ہے۔

a- اطاعت کے بارے میں اصولی اور بنیادی باتیں۔

b- کس کی اطاعت کی جائے؟

c- اطاعت کی قسمیں:

i- غیر مشروط مطلق اطاعت ii- مشروط ومقید اطاعت

iii- مشروط اطاعت۔ شرطیں اور قیود

d- کس کی اطاعت نہ کی جائے؟

e- ممنوعہ اطاعتوں کے عواقب اور نتائج کیا ہو سکتے ہیں؟

f- موجودہ منتشر معاشرے کا جائزہ۔ انفرادی اور اجتماعی اطاعت کے حوالے سے کیا یہ ایک منظم' مربوط معاشرہ ہے؟ کیا اس کو نظم اور اِطاعت کے نظام کی ضرورت ہے؟

g- آئندہ لائحہ عمل - قوم کی رہنمائی اور دعوت ۔ قرآن و سنت کی روشنی میں حل - لوگوں کے لیے پیغام۔ آپ کا 60%۔70% کام مکمل ہو چکا ہے۔

7- ساتواں مرحلہ

اہلِ علم سے مراجعت

اس موقع پر آپ کو یہ احساس ہوگا کہ بعض آیات پوری طرح میری سمجھ میں نہیں

آ سکیں۔اس کے لئے آپ کو تفاسیر کا مطالعہ کرنا پڑے گا(صرف متعلقہ آیات کی تفسیر)

a- مزید کتبِ حدیث وفقہ سے رہنمائی کی ضرورت ہے۔

b- کسی زیادہ جاننے والے کی مدد کی ضرورت ہے۔جس کے لئے اُن سے ملاقات کی جاسکتی ہے ، یا فون پر بھی معلوم کیا جاسکتا ہے ، تا کہ وقت کی بچت ہو اور تا کہ آپ اس مرحلے سے گزر کر اور اطمینان بخش جوابات کے حصول کے بعد دوبارہ اپنے نوٹس کا جائزہ لے سکیں۔اس تحقیقی عمل کے بعد۔

- شاید آپ کو بعض عنوانات بدلنے پڑیں گے۔
- بعض عنوانات کی ترتیب بدلنی پڑے گی۔
- بعض چیزوں کا اضافہ کرنا پڑے گا۔
- بعض غیر متعلقہ چیزوں کو حذف کرنا پڑے گا۔
- اب آپ 80%-90% تیاری مکمل کر چکے ہیں۔

8- آٹھواں مرحلہ

ایڈیٹنگ : EDITING

اب ایک اور مرحلہ درپیش ہے۔اور وہ ہے ایڈیٹنگ(Editing) کا۔

لیکن اس سے پہلے آپ کو چند چیزوں کا جائزہ لینا ہے۔

- یہ درس کس لیے ہے؟
- سامعین کون ہیں؟
- یہ درس کہاں ہوگا؟
- کب ہوگا؟
- درس کا دورانیہ کیا ہوگا؟
- مطلوب کیا ہے؟

مندرجہ بالا سوالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ،اپنے نوٹس کا جائزہ لیجیے۔

- الفاظ اور زبان کے لیے متبادلات پر غور کیجیے۔
- تکرار کو حذف کر دیجیے۔
- زیادہ اہم چیز کو مناسب مقام اور جگہ فراہم کیجیے۔

- کم اہم اور غیر اہم کا وقت کم کیجیے۔ان کی تفاصیل کو حذف کر دیجیے۔
- ہر نکتے کے لیے ماقبل اور مابعد سے ربط تلاش کیجیے۔

آپ نے 95% کام مکمل کرلیا۔

9- آخری مرحلہ

موضوعاتی درس کا حتمی خاکہ

آپ نے ایڈیٹنگ (Editing) یعنی حذف واضافے اور ترتیب کا کام مکمل کرلیا ہے۔

الحمدُ للہ! اللہ کا شکرادا کیجیے۔

اب خدا کا نام لے کر حتمی خاکے (Final outline) کو لکھ لیجیے۔

حتمی خاکہ (موضوع: اطاعت)

1- تلاوت : تلاوت کے لیے ایک ایسی جامع آیت کا انتخاب کیجیے، جس میں تمام قسم کی اطاعتوں کا خلاصہ ہو۔مثلاً

﴿ اَطِیْعُوا اللہ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنکُمْ ﴾ (النساء :59)

2- ترجمہ: حسب ہدایاتِ سابقہ ، ترجمہ معیاری ہونا چاہیے۔ترجمہ لکھ لیجیے۔

3- خلاصۂ موضوع :

آج ہم جائزہ لیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ''اطاعت'' کیا ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ کون سی اطاعت غیر مشروط ہے اور کون سی مشروط ؟ کون سی فرض ہے؟ اور کون سی حرام ؟ کیا ہم سمع وطاعت کے نظام کے بغیر دنیا میں باعزت زندگی گزار سکتے ہیں؟

4- اصل موضوع پر گفتگو مع تفصیل وتشریح:

گفتگو کا ڈھانچہ (Structure)

- اِطاعت کا حکم ، قرآن میں
- اِطاعت کا حکم ، احادیث میں
- **عدمِ اطاعت کی سزائیں:**

اطاعت نہ کرنے پر دنیاوی سزا بھی ملے گی اور اُخروی سزا بھی۔ قرآن کہتا ہے:

a- عدمِ اطاعت کی دنیاوی سزا، مسلمانوں کی ذلت اور اُن کے دبدبے کا خاتمہ ہے۔

﴿ فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ ﴾ (الانفال :46)

''ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔''

b- عدمِ اِطاعت کی اُخروی سزا ، دوزخ کی آگ ہے۔

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴾ (الاحزاب :66)

''جس روز ان کے چہرے، آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے، اُس وقت، وہ کہیں گے''کاش ! ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی''

- **کس کی اطاعت کی جائے؟:**

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم بار بار قرآن میں آیا ہے۔ اولوالامر (خلفاء، حکمران) کی اطاعت کا حکم سورۃ النساء کی آیت نمبر 59 میں بیان ہوا ہے۔ گھر کا سربراہ شوہر ہوتا ہے۔ قرآن نے شوہر کو قَوَّام کے خطاب سے نوازا ہے اور بیویوں کو اِن کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ والدین کی اطاعت اور اُن سے حُسنِ سلوک کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ سمع و طاعت کے بغیر یہ نظام ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکتا۔

کسی کی اطاعت نہ کی جائے؟

قرآن میں بے شمار آیات ایسی ملتی ہیں ، جن میں اللہ تعالیٰ نے بعض مخصوص افراد اور بعض مخصوص صفات رکھنے والے اشخاص کی اطاعت سے منع کیا ہے۔ چند آیات

ملاحظہ فرمایئے:

a- کافروں کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ ﴾ (الفرقان :52)

b- منافقین کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ﴾ (الاحزاب : 1)

c- ﴿مُكَذِّبِينَ﴾ یعنی جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴾ (القلم : 8)

d- مسرفین (فسادی افراد) کے احکامات کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴾ (الشعراء : 151)

e- اہلِ کتاب کی اطاعت نہ کی جائے، وہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں گے۔

﴿إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقاً مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ﴾ (آلِ عمران : 100)

f- آثِم (بدکار) اور کَفُور (ناشکرے) کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴾ (الدهر: 24)

g- جس لیڈر کا دل خدا کی یاد سے خالی ہو، اُس کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا ﴾ (الكهف :28)

h- جو لیڈر خواہشات نفس کا پیروکار ہے، اُس کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ﴾ (الكهف : 28)

i- جس لیڈر کا حکم، انتہاپسندی پر مبنی ہے ، اُس کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴾ (الكهف : 28)

j- نماز سے روکنے والے کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ كَلَّا لَا تُطِعْهُ ﴾ (العلق :19)

k- حَلَّاف (زیادہ قسمیں کھانے والا) اور مَهِين (پست، بے وقعت) کی اِطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴾ (القلم :10)

l- هَمَّاز (طعن کرنے والا) مَشَّآء (چغلی کے ساتھ گھومنے والا) اور نَمِيم (چغل خور) کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ﴾ (القلم :11)

m- مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ (بھلائی سے روکنے والا)، مُعْتَدٍ (حد سے گزرنے والا) اور اَثِيم (بدکار) کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ ﴾ (القلم :12)

n- عُتُلّ" (جفاکار) اور زَنِيم (بداصل) کی اطاعت نہ کی جائے۔

﴿ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ﴾ (القلم :13)

o- والدین شرک اور حرام پر مجبور کریں تو ان معاملات میں والدین کی اطاعت بھی نہیں کی جائے گی۔

﴿ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ" فَلَا تُطِعْهُمَا ﴾ (العنکبوت: 8 ، لقمان :10)

اطاعت کے دو بنیادی اُصول:

اطاعت کے سلسلے میں دو بنیادی اُصول ہیں۔

1- پہلا اُصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہوسکتی ، چاہے وہ ولی ہو ، امام ہو ، والد ہو ، والدہ ہو ، امیر ہو ، مرشد ہو، بادشاہ ہو، شوہر یا کوئی اور ہستی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

﴿ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ ، اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ ﴾

(بخاری ، کتاب أخبار الآحاد ، باب 1 ، حدیث 7344)

"غیر اللہ کی اطاعت، صرف معروف میں ہو سکتی ہے، معصیت اور نافرمانی میں کسی کی کوئی اطاعت نہیں۔"

2- دوسرا اُصول یہ ہے کہ معروف یعنی اچھے کاموں میں غیر اللہ کی اطاعت ہو سکتی ہے، لیکن یہ بھی بقدرِ استطاعت ہی ہوگی۔ خود رسول اللہ ﷺ بیعت کے موقع پر اس شرط کا اضافہ کردیتے تھے کہ یہ اِطاعت تمہاری مالی، جسمانی، ذہنی قوت وطاقت ہی کے مطابق ہی مطلوب ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے۔

﴿كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتَ﴾

(مسلم ، کتاب الامارة ، باب 22 ، حدیث 4943)

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر سمع وطاعت کی بیعت کرتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں خود فرماتے: جتنی تم میں استطاعت ہے (اُسی قدر سمع و طاعت مطلوب ہے)۔"

اولوالامر کی اطاعت:

- اولوالامر کی اطاعت کا حکم ، قرآن کے علاوہ احادیث میں بھی ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ﴾

(بخاری ، کتاب الجهاد ، باب 109 ، حدیث 2994)

"جس نے میری اطاعت کی، اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے درحقیقت اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے درحقیقت میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی، اس نے درحقیقت

میری نافرمانی کی۔"

- اسلام میں حکمرانوں کے اچھے کاموں پر اطاعت سے بالشت بھر بغاوت بھی جاہلیت کا عمل قرار پاتی ہے۔ حدیث نبوی خبر دیتی ہے۔

﴿لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً﴾

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب 13، حدیث 4897)

"جو شخص بھی حکمران کی اطاعت سے بالشت بھر بغاوت اختیار کرتا ہے اور اسی کیفیت میں اُس کی موت واقع ہوتی ہے تو اُس کی موت ، جاہلیت کی موت قرار پائے گی۔"

- ذاتی پسند اور ناپسند، دونوں حالتوں میں اطاعت لازم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا:

﴿اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَاحُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ﴾ (مسلم ، کتاب الامارۃ ، باب 12 ، حدیث 4889)

"سنو اور اطاعت کرو! کیونکہ ان (امراء) پر جو بوجھ ڈالا گیا، وہ اُنہی کے ذمہ ہے اور جو تمہارے اوپر ڈالا گیا ہے، وہ تمہارے ذمے ہے۔"

- امیر کے ناگوار احکامات پر صبر کرنا ضروری ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ رَأَى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَكَرِهَهٗ فَلْيَصْبِرْ﴾

(بخاری ، کتاب الاحکام ، باب 4 ، حدیث 7230)

"جو کوئی اپنے امیر (حکمران) کے احکامات میں کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے، جو اُسے پسند نہیں ہیں تو ایسی صورت میں اُسے صبر سے کام لینا چاہیے۔"

- امیر سے اجازت لینا ضروری ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿لَمْ يَذْهَبُوا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ﴾ (النور : 62)

''مومن اجازت کے بغیر، مجلس سے نہیں جاتے''

امیر کے اوصاف:

قرآن وسنت سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف امیر کی اطاعت ضروری ہے، بلکہ امیر کے انتخاب میں مسلمانوں کو عرق ریزی سے کام لینا چاہیے۔ امیر کے اوصاف پر مبنی چند آیات اور احادیث ملاحظہ فرمایئے۔

- امیر، صاحبِ علم ہو اور تندرست ہو۔

﴿ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ﴾ (البقرہ : 247)

- امیر، زیادہ متقی ہو۔

﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ﴾ (الحجرات : 13)

- امیر کا، شکل وصورت میں حسین ہونا ضروری نہیں۔

﴿ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ، وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ ﴾

(بخاری ، کتاب الاحکام ، باب 4 ، حدیث 7229)

''سنو اور اطاعت کرو ! اگرچہ کسی حبشی غلام کو تمہارا امیر بنادیا جائے، جس کا سر کشمش کی طرح چپٹا ہوا ہو۔''

- امیر، طالبِ اقتدار نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے فرمایا:

﴿ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَاتَسْأَلِ الْاِمَارَةَ ، فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ اُكِلْتَ اِلَيْهَا ، وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا ﴾

(مسلم ، کتاب الامارۃ ، باب 3 ، حدیث 4819)

"اے عبدالرحمٰن! امارت کا سوال نہ کرو! اگر تمہیں مانگنے پر امارت دے دی گئی تو تمہیں اس میں گھلا دیا جائے گا (مشقت ہوگی) اور اگر بغیر مانگے عطا ہوئی تو پھر تمہاری مدد کی جائے گی۔"

5- خلاصہ کلام:

- اِطاعت مطلق بھی ہے اور مشروط بھی۔
- اِطاعت ضروری ہے، تاکہ معاشرہ منظم ہو، ورنہ دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔

6- ہمارے لیے پیغام:

سمع و طاعت یعنی Order & Discipline ہماری دینی ضرورت اور فریضہ ہے۔ ہمارا معاشرہ غیر منظم اور منتشر ہے۔ اسے منظم کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ صالح افراد کی اطاعت کی جانی چاہیے۔ بدکاروں کی اطاعت سے بچنا چاہیے۔ بدکاروں کی اصلاح ہمارا فرض ہے۔

7- دعائیہ کلمات:

﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ (البقرہ 285)

آپ کا کام ، الحمدُ لِلّٰہ مکمل ہوا۔ لیکن تحسین کے بے شمار امکانات موجود ہیں۔

مدرسِ قرآن کے لیے ترتیب

مدرسِ قرآن کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے پہلے درس کا آغاز ﴿سورۃ الفاتحہ﴾ سے کرے، کئی تفسیروں کا مطالعہ کرے۔ خوب محنت کر کے نوٹس بنائے اور ایک سے زیادہ مقامات پر یہی درس دے۔ ہر مرتبہ اسی سورت کا درس ایک نئی تفسیر کے مطالعے کی روشنی میں دے۔ اس طریقۂ کار سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ چند ہفتوں اور مہینوں میں مضامین کو بہتر طریقے سے پیش کرنے کی صلاحیت حاصل کر لے گا۔ اس کے بعد وہ ان چھوٹی چھوٹی سورتوں کا درس دے، جنہیں وہ زبانی یاد کر چکا ہے۔ جیسے: ﴿سورۃ العصر، القارعہ، الزلزال، التکاثر، الماعون، الفلق، الناس وغیرہ﴾ ان سورتوں میں آنے والے مشکل الفاظ کے معانی ازبر کر لے۔ اس کے بعد وہ نسبتاً زیادہ بڑی سورتوں کا درس دینا شروع کر دے جیسے ﴿سورۃ الدھر، الملک، نبا﴾ وغیرہ اس کے بعد وہ متوسط سورتوں کی طرف توجہ دے۔ جیسے: ﴿سورۃ الرحمٰن، الحدید، الحشر، الممتحنہ، المجادلہ، الطلاق، التحریم وغیرہ﴾۔ دو چار سال کے تجربے کے بعد وہ ﴿سورۃ البقرۃ، الاعراف، الکھف وغیرہ﴾ جیسی بڑی سورتوں کی طرف توجہ کر سکتا ہے

درسِ قرآن کے لیے چند مجوزہ موضوعات

ذیل میں ہم مدرّسین کی سہولت کے لیے چند موضوعات اور موضوع سے متعلق قرآنی آیات کا حوالہ دے رہے ہیں۔ اس جدول سے فائدہ اٹھا کر مدرّس مختلف موضوعات پر اپنے دروس کی تیاری کر سکتا ہے۔

عقیدہ

توحید ذات وصفات	سورۃ الاخلاص، الزمر:1، 4، آیت الکرسی (البقرۃ:255)
توحیدِ حاکمیت	سورۃ المائدۃ:44، الانعام:114، النحل:116
رسولوں کا مشن	سورۃ النحل:36، الحدید:25
اطاعتِ رسول ﷺ	سورۃ النساء:65، الاحزاب:36
آخرت	سورۃ الواقعہ:83 تا 96
منظرِ قیامت	التکویر:1 تا 14
عذاب قبر	محمد:27، الانعام:93، نوح:25

عبادات

نماز	المؤمنون:1 تا 11
زکوٰۃ	التوبۃ:60
ذکر	الاعراف:205
روزہ	البقرۃ:183 تا 187
دعا	المومن:60
استغفار	ھود:3 اور 90، نوح:10 تا 12
حج	آل عمران:95 تا 97
قربانی	الحج:26 تا 37

دعوت و تبلیغ

دعوت الی اللہ	حم السجدہ: 33 تا 36
دعوت کے آداب	الاعراف: 199 تا 206 النحل: 125 تا 128
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	المائدۃ: 79، آل عمران: 110 توبہ: 67 تا 71
حکومت کی طرف سے دعوت	الحج: 41

معاشی مسائل

قرآن کی معاشی تعلیمات	سورۃ الحشر: 7
حلال ذرائع آمدنی	سورۃ النساء: 29، 30
خرچ میں اعتدال	سورۃ الفرقان: 67
اسراف	سورۃ بنی اسرائیل: 26، 27
بخل	الھمزہ (مکمل)، النساء: 37 تا 39

معاشرت

میاں بیوی کے حقوق	النساء: 34، 35
بچوں کے حقوق	بنی اسرائیل: 31
والدین کے حقوق	بنی اسرائیل: 23 تا 25
رشتے داروں کے حقوق	النساء: 36

نکاح	النساء:23اور24
طلاق	سورۃ الطلاق(مکمل) البقرۃ:226تا232
خلع	البقرۃ:229
وصیت	المائدہ:106
وراثت	النساء:11تا14اور 176

حدوداور سزائیں

زنا	بنی اسرائیل:32
قصاص	البقرۃ:178
قتل	المائدۃ:45
قذف	النور:6تا9
چوری	المائدۃ:38

اَخلاقیات

دین اسلام کی روح	البقرۃ:177
عدل واحسان	النحل:90
غیبت،چغلی،تجسس ، تمسخر	الحجرات:10تا12
عفوودرگزر ،احسان،کظمِ غیظ	آل عمران:132تا136
حسد	سورۃالفلق(مکمل)،البقرۃ:109 النساء:54، الفتح:15

بہتان	النور:11تا16، الممتحنۃ:11

معاملات

قرض	البقرۃ:282
سود	البقرۃ:275 تا 280
رشوت	البقرۃ:188
تجارت	النساء:29

نظمِ اجتماعی

امیر کی اطاعت اور اجتماعیت	النساء:58اور59
شورائیت	الشوریٰ:38، آل عمران:159 البقرۃ:233
خارجہ پالیسی	الانفال:58تا62، الممتحنۃ:8تا11
فریضۂ اقامتِ دین	الشوریٰ: 13
امتِ مسلمہ کا نصب العین	الحج:75تا78
امتِ وسط اور شہادتِ حق	البقرۃ:143
دعوتی اور تبلیغی جماعت	آل عمران:102تا110
داخلہ پالیسی	المائدۃ:33اور34
آزادیٔ اظہارِ رائے بنیادی حقوق	ابراہیم:13اور14، ھود:28 الدخان:21، البقرۃ:256
عدل وانصاف	النساء:135، المائدۃ:8
ناشکری اور کفرانِ نعمت کی سزا	النحل:112، الانفال:53

جامع مضامین

قرآنِ مجید کے بعض مقامات پر ایک ہی پیراگراف میں کئی مضامین آئے ہیں۔ آپ کی سہولت کے لیے ہم یہاں (5) مقامات کی نشاندہی کررہے ہیں۔ آپ درسِ قرآن کے لیے ان حصوں کو بھی منتخب کرسکتے ہیں۔

سورۃ المؤمنون	آیات: 1 تا 11
سورۃ لقمان	آیات: 13 تا 19
سورۃ الفرقان	آیات: 63 تا 71
سورۃ بنی اسرائیل	آیات: 23 تا 39
سورۃ الانعام	آیات 151 تا 155
سورۃ المعارج	آیات 19 تا 35

روزانہ درس نہ دیا جائے

ایک ہی جگہ، روزانہ درس نہ دیا جائے تو بہتر ہے مدرس، سامعین کی نفسیات کو ملحوظ رکھے۔ ایک آدمی نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے (جو ہر جمعرات کو درس دیا کرتے تھے) درخواست کی کہ ہمیں روز نصیحت کیا کیجیے۔

آپؓ نے فرمایا: میں تمھیں روز تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھتا:

"لوگوں کے اکتا جانے کے خوف سے، رسول اللہ ﷺ کچھ دن نصیحت کے لیے مخصوص کرلیتے تھے۔"

(بخاری، کتاب العلم، باب 11، حدیث 68)

خواتین کے لیے درسِ قرآن کا نصاب

الحمدُ لِلّٰہ خواتین میں بھی دروسِ قرآن اور تعلیمِ قرآن کا سلسلہ بڑے پیمانے پر جاری وساری ہے۔ خواتین کو سب سے پہلے عقیدہ اور عبادات واَخلاقیات اور دین کا ہمہ گیر اور جامع تصور پر مشتمل دروس دیے جائیں، اس کے بعد خصوصی طور پر خواتین سے متعلق مندرجہ ذیل چار سورتیں مکمل پڑھائی جائیں اور اس کے بعد سورۃ البقرۃ اور سورۃ النساء کی مندرجہ ذیل آیات پر مشتمل درس دیا جائے۔ خواتین سے متعلق خصوصی احکام کے لیے مختلف تفاسیر کے علاوہ 'فقہ السنہ' اور 'فقہ الحدیث' سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

سورۃ التحریم	مکمل
سورۃ الاحزاب	مکمل
سورۃ النور	مکمل
سورۃ الطلاق	مکمل
سورۃ البقرۃ	آیات: 143 تا 286
سورۃ النساء	آیات: 1 تا 43

مُدَرِّس کے لیے مفید کتابیں

تفاسیر:

کتاب	مصنف
تفہیم القرآن	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
معارف القرآن	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ
تفسیر ابنِ کثیر	علامہ حافظ ابنِ کثیرؒ
تیسیر القرآن	مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ
تدبرِ قرآن	مولانا امین احسن اصلاحیؒ
فی ظلال القرآن	علامہ سید قطب شہیدؒ
	ترجمہ: مولانا سید معروف شاہ شیرازی مدظلہ

اُصول تفسیر:

کتاب	مصنف
مقدمہ تفسیر	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ
الفوز الکبیر	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ
الرسائل	مولانا حمید الدین فراہیؒ
مقدمہ تفہیم القرآن	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ
قرآنی سورتوں کا نظم جلی	خلیل الرحمٰن چشتی

احادیثِ رسول ﷺ:

کتاب	مصنف
صحیح بخاری	امام بخاریؒ
صحیح مسلم	امام مسلمؒ
اللؤلؤ والمرجان	محمد فواد الباقیؒ
مشکوٰۃ المصابیح	خطیب العمریؒ
معارفِ نبوی ﷺ	خلیل الرحمٰن چشتی

- **اُصول حدیث:**

حدیث کی اہمیت اور ضرورت	خلیل الرحمٰن چشتی
علوم الحدیث	ڈاکٹر صبحی صالح

- **سیرت:**

سیرت النبی ﷺ (مکمل)	علامہ شبلیؒ / مولانا سید سلیمان ندویؒ
زاد المعاد	علامہ حافظ ابن القیمؒ
الرحیق المختوم	مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری مدظلہ

- **فقہ:**

فقہ السنۃ	مولانا محمد عاصم الحدادؒ
فقہ الحدیث	حافظ عمران ایوب لاہوری مدظلہ
فقہی احکام و مسائل	شیخ صالح بن فوزان مدظلہ
آسان فقہ	مولانا محمد یوسف اصلاحی مدظلہ
اسلام میں حلال وحرام	علامہ یوسف القرضاوی مدظلہ

(مع تخریج شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ وحواشی شیخ صالح بن فوزان)

جدید فقہی مسائل (دو جلدیں)	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ
فقہی مقالات (چار جلدیں)	مولانا جسٹس تقی عثمانی مدظلہ

- **فقہ التخریج اور فقہ الحدیث:**

اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

- **تاریخ:**

تاریخ اسلام	مولانا شاہ معین الدین ندویؒ
تاریخ دعوت و جہاد	مولانا عبید اللہ فہد فلاحی مدظلہ
تاریخِ علومِ اسلامی	علامہ راغب الطباخؒ

● متفرق:

اسلامی تعلیم (اول، دوم)	مولانا عبدالسلام بستویؒ
دین کا قرآنی تصور	مولانا صدرالدین اصلاحیؒ
تزکیۂ نفس	مولانا امین احسن اصلاحیؒ
فکری تربیت کے اہم تقاضے	علامہ یوسف القرضاوی مدظلہ
اسلام کا نظامِ تربیت	علامہ محمد قطبؒ
علوم القرآن	ڈاکٹر صبحی صالحؒ
قیادت اور ہلاکت اقوام	خلیل الرحمٰن چشتی

● عربی قواعد:

قواعد زبانِ قرآن	خلیل الرحمٰن چشتی
عربی کا معلم	مولانا عبدالستار خانؒ
تمرین النحو	مجلسِ نشریاتِ اسلام کراچی
تمرین الصرف	مجلسِ نشریاتِ اسلام کراچی

● لغات/فہارس:

مفردات القرآن	امام راغب الاصفہانیؒ
مترادفات القرآن	مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ
القاموس الوحید	مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانویؒ
مصباح اللغات	مولانا عبدالحفیظ بلیاویؒ
المنجد	(دارالاشاعت کراچی)
المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم	علامہ محمد فؤاد عبدالباقیؒ

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

مُفْرَدَاتُ الْقُرْآن کا تعارف

مفردات القرآن، امام راغب اصفہانیؒ (وفات 502ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید کے مختلف الفاظ کی تشریح ملتی ہے اور ایک ہی لفظ کے مختلف قرآنی استعمالات سامنے آتے ہیں۔ مدرسِ قرآن کے پاس اس اہم کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

یہاں ہم ایک لفظ ﴿ رُوح ﴾ کے پانچ (5) قرآنی استعمالات مفردات سے نقل کرتے ہیں۔

1- ﴿ رُوح ﴾ کا اطلاق "سانس" پر ہوتا ہے۔

2- کبھی ﴿ رُوح ﴾ کا اطلاق زندگی اور حرکت رکھنے والی اس شے پر ہوتا ہے، جس سے فائدے حاصل کیے جاتے ہیں اور نقصان سے بچا جاتا ہے۔

قرآن میں ہے: ﴿الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی﴾

"روح تو میرے پروردگار کے ایک حکم کا نام ہے" (بنی اسرائیل:85)

3- ﴿ رُوح ﴾ کا اطلاق کبھی فرشتوں اور حضرت جبریلؑ پر ہوتا ہے۔

جیسے ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ﴾

"فرشتے اور جبریل اس کی طرف چڑھتے ہیں" (المعارج:4)

4- قرآن نے حضرت عیسیٰؑ کو بھی ﴿ رُوح ﴾ کہہ کر پکارا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

"وَرُوْحٌ مِّنْهُ" اور وہ ایک رُوْح تھی، جو خدا کی طرف سے آئی۔)

یہاں حضرت عیسیٰؑ کو رُوْح اس لیے کہا گیا کہ وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔

5- قرآن کو بھی ﴿ رُوح ﴾ کہا گیا ہے۔ جیسے فرمایا:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ﴾ (الشوریٰ:52)

"اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف ایک رُوح (قرآن) بھیجی"

﴿ رُوح ﴾ کی اس مثال سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کتاب، ایک مدرسِ قرآن کے لیے کس قدر مفید ہے۔

مُتَرَادِفَاتُ القُرآن کا تعارف

مترادفات القرآن، مُفَسِّرِ قرآن حضرت مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ (وفات1995ء) کی ایک عجیب وغریب تصنیف ہے۔قرآنِ مجید کا طالب علم جب اس کتاب کو دیکھتا ہے تو حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔اور مصنف کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔مولاناؒ کو علومِ قرآنی سے خاص لگاؤ تھا۔ان کی تفسیر، تیسیر القرآن کا تعارف آگے آرہا ہے۔

مولانا کیلانیؒ نے اس کتاب میں،قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والے ملتے جلتے ہم معانی الفاظ کا ذکر کیا ہے اور پھر ہم معنیٰ الفاظ میں پائے جانے والے لطیف فرق کو واضح کیا ہے۔اور ہر لفظ اور اس کے قرآنی استعمال کی مثال پیش کی ہے۔آخر میں ماحصل کے عنوان کے تحت خلاصہ درج کر دیا ہے۔ہم یہاں ایک مثال کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔

- خرچ کرنے کے لئے قرآن میں چھ (6) الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

1- اَنفَقَ : خرچ کرنے کے لئے ایک عام لفظ ہے۔
2- اَسْرَفَ : ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔
3- بَذَّرَ : بلاضرورت اور بے دریغ خرچ کرنا۔
4- بَخِلَ : جائز ضرورت پر بھی خرچ نہ کرنا۔یا کم کرنا۔
5- اَقْتَرَ : اپنے عیال کے نان ونفقہ میں بخل کرنا۔
6- اَهْلَكَ : مذموم مقاصد میں بہت سا مال خرچ کرنا۔

ذرا غور فرمائیے ! یہ باریک بینی مدرسِ قرآن کے لیے کس قدر مفید ہو سکتی ہے۔

اَلْمُعْجَمُ الْمُفَهْرِسُ

لِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ کا تعارف

المعجم ، علامه محمد فؤاد عبد الباقی ؒ کی تصنیف ہے۔

علامہ مرحوم 1945ء میں اس کی تصحیح اور تبییض سے فارغ ہوئے، جس میں قرآنِ مجید میں آنے والے تمام اسماء اور افعال پر مشتمل الفاظ (صرفی اور نحوی تغیرات کے ساتھ) مادّے (Root Letters) کے اعتبار سے درج کر دیے گئے ہیں۔ ہر لفظ سے متعلق آیت، آیت نمبر، سورۃ کے نام اور سورۃ کے نمبر کے ساتھ درج کی گئی ہے۔ اگر ایک لفظ قرآن میں سو بار استعمال ہوا ہے تو سو آیات حوالے کے ساتھ درج کی گئی ہیں۔ یہ کتاب، کسی لفظ کے ذریعے، کسی آیت کے حوالے کو، ڈھونڈنے کے لئے انتہائی مفید ہے۔

مثال کے طور پر ﴿طـاغـوت﴾ کا لفظ، قرآنِ مجید میں مندرجہ ذیل آٹھ (8) مقامات پر استعمال ہوا ہے اور سیاق وسباق میں ان کے مختلف استعمالات یہ ہیں۔

1- البقرة : 256 (یہاں یہ لفظ اللہ کے مقابل سرکش ہستی کے لیے استعمال ہوا ہے)

2- البقرة : 257 (یہاں بھی یہ لفظ اللہ کے مقابل سرکش ہستی کے لیے استعمال ہوا ہے)

3- النساء : 51 (یہاں یہ لفظ اہل کتاب کے توہمات کے لیے استعمال ہوا ہے)

4- النساء : 60 (یہاں یہ لفظ غیر اسلامی عدالتوں اور ججوں کے لیے استعمال ہوا ہے)

5- النساء : 76 (یہاں باطل نصب العین کے لیے ہے، جس کے تحت کافر جنگ کرتے ہیں)

6- المائدة : 60 (یہاں یہ لفظ اللہ کے مقابل مطاع اور معبود کیلئے استعمال ہوا ہے)

7- النحل : 36 (یہاں بھی یہ لفظ اللہ کے مقابل سرکش ہستی کے لیے استعمال ہوا

ہے)

8- الزمر : 17 (یہاں بھی یہ لفظ اللہ کے مقابل مطاع اور معبود کے لیے استعمال ہوا ہے)

- اَلْمُعْجَمُ الْمُفَهْرِسُ میں ﴿ ط غ ی ﴾ کے مادّے سے، اس کے کل تیرہ (13) ﴿مُشْتَقَّات﴾ استعمال ہوئے ہیں۔ ﴿طَغٰى، طَغَوا، تَطغَوا، يَطْغٰى، اَطغَيتُهٗ، طَاغُونَ، طَاغِينَ، اَطغٰى، الطَّاغِيَه، طَغوَاهَا، طُغيَانٌ، طُغيَانِهِم، الطَّاغُوتُ﴾ کے یہ تیرہ (13) الفاظ، قرآن میں کل 39 مرتبہ استعمال کیے گئے ہیں۔ اگر آپ ﴿ طاغوت ﴾ کے موضوع پر درس دینا چاہتے ہیں تو ان تمام آیات کو سامنے رکھیے اور ہر آیت کی تفصیل مختلف تفاسیر میں دیکھیے۔
- مفردات القرآن میں آپ کو ﴿طاغوت﴾ کے مختلف معانی اور مفاہیم مل جائیں گے۔ قرآن میں یہ لفظ اللہ کے مقابل سرکش ہستیوں، بے لگام طاقتوں، باطل مطاع و معبود، فرعون، قومِ ثمود، باطل اوہام و عقائد، کسی قوم کا وہ باطل نظریہ جس کے ماتحت وہ دوسری قوموں کے ساتھ جنگ کرتی ہے (جیسے: اکھنڈ بھارت، بھارت ماتا، آزاد معیشت) اور اُن بالا دست عدالتوں اور ججوں کے لئے استعمال ہوا ہے، جن کے پاس منافق لوگ تحکیم (یعنی فیصلوں) کے لیے جاتے ہیں۔
- مترادفات القرآن سے ﴿سرکشی﴾ کے لیے استعمال ہونے والے مختلف الفاظ ﴿طغٰی، عَتَا، عَلَا اور مَرَدَ﴾ اور ان کے درمیان، مفہوم کا لطیف فرق معلوم ہو جائے گا۔

اس طرح ان تین کتابوں کی مدد سے آپ اپنے درسِ قرآن کے معیار کو بہت بہتر کر سکتے ہیں۔

چند اردو تفسیروں کا تعارف

تفسیر کے طالب علم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اسے کسی ایک مفسر کی ذھنی غلامی اختیار نہیں کرنی ہے۔ اسے مفسر کے کلام سے زیادہ، کلامِ الٰہی سے مرعوب اور متاثر ہونا ہے۔ ایک آیت کی تفسیر ، ایک مفسر بہت اچھی طرح کرتا ہے ، جبکہ دوسرا مفسر بس سرسری ذکر کر کے گزر جاتا ہے۔ تفسیر کا طالب علم کسی مفسر کو معصوم اور ﴿مُنَزَّہ عَنِ الخطاء﴾ نہ سمجھے۔ صحیح معنوں میں ذہن اسی وقت کھلتا ہے، جب وہ تعصّبات کی عینک اتار کر کئی تفسیروں کا مطالعہ کرتا ہے۔ شخصیت پرستی اور مسلکی تعصب کو ترک کیے بغیر مدرسِ قرآن ، قرآن کی تعلیم کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا۔ یہاں اردو کی چند اہم تفسیروں کی خصوصیات اختصار کے ساتھ دی جا رہی ہیں۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے اُصولِ تفسیر کی ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے ، جس میں اردو تفاسیر کا تفصیلی تعارف بھی ہو۔

1- تفہیم القرآن

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی یہ تفسیر چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی اور دوسری جلد میں بہت زیادہ اختصار پایا جاتا ہے اور تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ البتہ تیسری جلد سے یہ اپنی اصلی اُٹھان کی طرف مائل بہ پرواز ہے ، جس کا تسلسل آخر تک قائم ہے۔ ابتداء میں ایک شاندار مقدمہ ہے، جس میں اُصول تفسیر کو نئی زبان دی گئی ہے۔

1- ترجمہ نہایت عالی شان اور اُسلوبی ہے، جسے خود مولانا مودودیؒ 'ترجمانی' کہتے ہیں۔ اس ترجمے کی خوبیاں بے شمار ہیں۔ جس پر ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔

تفصیلات کے لیے ہمارا کتابچہ "اِحیائے دین اور مولانا مودودی" کا مطالعہ فرمایئے، جسے منشورات، منصورة، لاہور نے شائع کیا ہے۔

2- ہر سورة کی تفسیر سے پہلے، زمانۂ نزول کے بارے میں تحقیقی بحث ملتی ہے پھر ہر سورة کے موضوع اور مضمون کی وضاحت۔

مولانا مودودیؒ سورتوں کی تمہید، صحیح احادیث اور مستند تاریخی واقعات سے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اس کے مطالعے کے بعد سورۃ کو سمجھنا مشکل نہیں رہتا۔

3- مولاناؒ کو اوائل عمری ہی سے مناسبتِ علمِ حدیث رہی ہے۔ مولانا اشفاق الرحمن کاندھلویؒ سے جامع ترمذی اور مؤطا امام مالک کی سند حاصل کی۔ چنانچہ ساری تفسیر مستند احادیث سے مزین ہے۔

(مولانا عبدالوکیل علوی نے تفہیم الاحادیث کے نام سے ان تمام احادیث کی تخریج کردی ہے ، جو مولانا مودودیؒ کی کتابوں میں آئی ہیں۔)

4- احکام میں بلاتعصب، چاروں فقہی مذاہب اور دیگر فقہاء کی تفصیلات ملتی ہیں۔ یہ تفسیر، اہلِ سنت کے مختلف مذاہب کے درمیان اُصول میں اتحاد اور فروع میں اختلافِ رائے کے ساتھ باہمی رواداری اور یکجہتی کا سبق سکھاتی ہے۔

5- یہ تفسیر، جدید ذہن کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرتی ہے۔ زبان بہت شستہ اور رواں ہے۔ دلی کا محاورہ، انگریزی کے ان الفاظ کے ساتھ مل کر (جو اب اردو میں شامل ہوگئے ہیں) عجیب لطف پیدا کرتا ہے۔

6- اس تفسیر میں، بیسویں صدی عیسوی کے تمام فتنوں کا رد موجود ہے۔ جن میں انکارِ حدیث، فتنۂ قادیان، فتنۂ اشتراکیت وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ مولانا اس دور کے غالباً سب سے بڑے متکلم اور مفکر ہیں۔ تنقید بہت سخت ہوتی ہے لیکن زبان شائستہ۔ آپ سے نیچے نہیں آتے۔ اہلِ تشیع کے مزعومہ غلط عقائد پر، بہت ہی لطیف انداز میں سوال اٹھا کر ان کا ابطال کیا گیا ہے۔

7- مولانا مودودیؒ نے، قرآنی قصص کی وضاحت کے لئے ، یہ مناسب سمجھا کہ بنظرِ خویش ارضِ قرآن کا مشاہدہ کیا جائے۔ چنانچہ ان کے متعلق نہایت مفید نقشے اور فوٹو فراہم کیے گئے ہیں۔ غزواتِ نبوی ﷺ کے نقشہ جات سے، سیرت النبی ﷺ کے بعض واقعات کا منظر آنکھوں میں سمٹ آتا ہے۔

8- یہ تفسیر، دین کا کلی تصور پیش کرتی ہے۔ قرآن کے فلسفۂ اقتصادیات وعمرانیات کے حوالے سے عدلِ اجتماعی کا جامع تصور۔

9- اس تفسیر کی سب سے اہم خصوصیت، اس کا دعوتی مزاج ہے۔ قوانینِ شریعت کی

حکمتوں کو کھول کر، جدید تعلیم یافتہ طبقے کو اسلام کی حقانیت کا قائل کرتی ہے۔
قرآن اور سنتِ نبوی ﷺ پر کامل ایمان وایقان کے ساتھ، اس دور میں ایک جدید فلاحی اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے، ان کو سرگرمِ عمل کرنے کے لئے ابھارتی ہے۔

10- ہر جلد کے آخر میں فہرستِ موضوعات ہے۔ دین کے ایک ابتدائی طالبِ علم کے لیے یہ اشاریہ (Index) بہت مفید ہے۔ اسے دیکھ کر، اور اس کے ذریعے تفسیر اور آیاتِ قرآنی کی طرف رجوع کر کے ، وہ بہت ساری اُن غلط فہمیوں کو دور کر سکتے ہیں، جو اس فتنہ پرور دور نے ، ہمارے ذہن میں پیدا کی ہیں۔ علومِ قرآن سے دلچسپی رکھنے والے، ہمارے تعلیم یافتہ طبقے کے لیے، جو مشکل عربی الفاظ اور پرانی عبارتوں سے نابلد ہوتا ہے، تفہیم القرآن پہلی سیڑھی ہے۔ اس کے مطالعے کے بعد دیگر تفاسیر کا مطالعہ، آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح تفہیم القرآن کی حیثیت ایک گیٹ وے (Gate way) کی سی ہے۔

2- معارف القرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تفسیر آٹھ (8) جلدوں میں ہے۔
معارف القرآن کی ابتدائی جلدیں بہت مفصل ہیں ، لیکن آخری جلدیں بہت مختصر۔ تفہیم القرآن کی پہلی جلد کی تشنگی، معارف کی ابتدائی تین جلدوں کے مطالعے سے دور ہو سکتی ہے اور اسی طرح معارف القرآن کی آخری جلدوں کی تشنگی تفہیم القرآن کی آخری تین جلدوں سے۔

معارف القرآن کی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں۔

1- ترجمہ شیخ الہند کا ہے جو حضرت شاہ عبدالقادرؒ (متوفی 1815ء) کے ترجمے پر، حضرت شیخ الہندؒ (متوفی 1929ء) کی ترامیم پر مشتمل ہے۔ لیکن اب ایک صدی اور گزر چکی ہے۔ اردو زبان کا محاورہ بدل گیا ہے۔ اس لیے اسے مزید

حسبِ حال بنانے کی ضرورت ہے۔

2- خلاصۂ تفسیر میں ، حضرت مفتی شفیعؒ نے اپنے شیخ حضرت اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر بیان القرآن کی عبارتوں کو آسان بنا کر پیش کیا ہے۔ یہ خلاصہ انتہائی مفید اور کارآمد ہے۔ اس لیے کہ قوسین میں قرآن کے ترجمے میں بے شمار محذوف حصوں کو کھول دیا گیا ہے۔ تلاوتِ آیات کے بعد، اگر آدمی یہ حصہ پڑھ لے تو تفسیر سے استفادہ آسان ہو جاتا ہے۔

3- ربطِ آیات کے تحت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، بعض مقامات پر دو مختلف مضامین کے درمیان قدرِ مشترک بیان کرتے ہیں اور ترتیبِ کلام کی وضاحت کرتے ہیں۔

4- اس تفسیر کی سب سے نمایاں خصوصیت معارف و مسائل کا حصہ ہے۔ مفتی صاحب کئی علوم کے ماہر تھے اور مجددِ وقت حضرت اشرف علی صاحب تھانویؒ کے صحیح علمی جانشین ۔ فقہ، تفسیر، کلام اور تصوف چاروں شعبوں کی علمی میراث اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ یہاں نظر آتی ہے۔ مفتی صاحبؒ محض کتابی عالم نہیں تھے ، بلکہ انہیں اس نوزائیدہ مملکتِ اسلامیہ میں اَحکامِ شریعت کے نفاذ سے ذہنی ، قلبی اور عملی لگاؤ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ معارف و مسائل کے تحت، کئی مختلف النوع نادر اور بیش بہا نکات سامنے آگئے ہیں۔ جن میں مشکل الفاظ کی وضاحت، بلاغتِ کلام کی صراحت ، کلامی مسائل میں فِرَقِ بَاطِلَه کا ردّ ، تزکیۂ نفس سے متعلقہ رموز ، اسلام کے عائلی قوانین، مملکت کی آئینی اور دستوری دفعات وغیرہ وغیرہ جیسے انسائیکلوپیڈیائی موضوعات شامل ہیں۔

5- اَحادیث کا متن اکثر جگہ مع حوالہ درج کرتے ہیں۔

6- حلّ اللّغات کے تحت مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں۔

7- قرآنی آیات سے فقہی اُصول کا استنباط کرتے ہیں۔

8- حنفی فقہ کے مسائل تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ لیکن ائمہ اربعہ اور دیگر مجتہدین کے اقوال و فتاویٰ بھی نقل کرتے جاتے ہیں۔ بعض اوقات فقہا کی اصل عربی

عبارت بھی نقل کر دیتے ہیں۔ فائدہ کے عنوان کے تحت ، بعض عجیب وغریب معارف کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مختصر تعارف میں اس عظیم الشان تفسیر کے سارے کمالات کا احاطہ ممکن نہیں ہے۔ الحاصل ، ہر مدرس کے پاس معارف القرآن کا ہونا ضروری ہے اور اس سے مستقل استفادہ لازمی ہے۔

3- تدبرِ قرآن

مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی یہ تفسیر نو (9) جلدوں میں ہے۔ یہ تفسیر دیگر تفاسیر سے بالکل مختلف ہے۔ حدیث اور فقہ کی تفصیلات اس میں نہیں ملتیں، ان کے لئے آپ کو تفہیم القرآن اور معارف القرآن وغیرہ سے رجوع کرنا پڑے گا۔ اس بلند آہنگ اور پر اعتماد تفسیر کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

1- یہ تفسیر قرآنی متن کے اردگرد گھومتی ہے۔

2- ﴿تفسیر القرآن بالقرآن﴾ کے اُصول کو شروع سے آخر تک برتتی ہے۔

3- یہ تفسیر، عربی اسالیب کی وضاحت کرتی ہے۔

4- محذوفات کو کھولتی ہے۔

5- إعراب کی وضاحت کرتی ہے۔

6- جملوں کے دروبست اور طرزِ کلام سے مخفی معانی و مفہوم دریافت کرتی ہے۔

7- اسلوبی ترجمے کا فن سکھاتی ہے۔

8- بقدرِ ضرورت کہیں کہیں جغرافیائی اور سائنسی معلومات فراہم کرتی ہے۔

9- کلامی ، شخصی اور فقہی تعصبات سے پاک ہے۔

10- ادب کا اعلیٰ ذوق پیدا کرتی ہے۔

11- باطل فلسفوں کا رد کرتی ہے۔ جدید ذہن کو متاثر کرتی ہے۔

12- اس تفسیر سے کماحقہٗ استفادے کے لئے تھوڑی بہت عربی زبان کی واقفیت بہت ضروری ہے۔

4- فی ظلال القرآن

سید قطب شہیدؒ کی اس تفسیر کا مکمل ترجمہ ، مولانا سید معروف شاہ شیرازی صاحب نے کیا ہے۔ جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس سے پہلے مولانا سید حامد علیؒ نے اس کے چند اجزاء کا ترجمہ کیا تھا۔ سید قطب شہیدؒ اِخوان المسلمون کے عظیم قائد تھے ، جنھیں جمال عبدالناصر نے مصلوب دار کیا۔ سید قطب شہیدؒ عربی کے بلند پایہ ادیب ہیں۔ ان کی کتاب تفسیر الفنّی (جس کا اردو ترجمہ ''قرآن مجید کے فنی محاسن'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے)

قرآنی بلاغت پر ایک اہم اور عہد ساز دستاویز ہے۔ اس تفسیر کا بنیادی مقصد ، قرآن کے اُصولی پیغام کو عام کرنا ہے۔

فی ظلال القرآن میں خطابی اور دعوتی رنگ نمایاں ہے۔ یہ لوگوں میں ایمانی جذبہ اور حرارت پیدا کرتی ہے۔

5- تیسیر القرآن

چار (4) جلدوں میں مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ کی تفسیر ہے۔ جو نہایت دلچسپ ، عجیب وغریب اور نہایت مفید ہے۔

اس تفسیر میں بھی تعلیم یافتہ طبقے کو مطمئن کرنے کا سامان موجود ہے۔ یہ بھی جدید ذہن کے شکوک وشبہات کو دور کرتی ہے۔ اس سے علمِ حدیث پر اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ تفسیر سے عقیدۂ توحید کی شفافیت جھلکتی ہے۔ عصرِ حاضر کے فتنوں کا رد ، مختصر لیکن جامع انداز میں ملتا ہے۔

دین کا ابتدائی طالبِ علم' جب پہلی جلد پڑھتا ہے تو ابتداء ہی میں قصۂ آدم وابلیس کے سلسلے میں فرشتوں کے سجدے کا ذکر آتا ہے۔ وہ دل میں سوچتا ہے کہ فرشتے کون ہیں؟ ابلیس کون ہے؟ اگر یہ جن ہے تو جن کیا ہوتے ہیں؟ مولانا عبدالرحمن کیلانیؒ ابتداء ہی میں ، فرشتوں اور جنات کے بارے میں قرآن وسنت سے اتنی جامع معلومات فراہم کرتے ہیں کہ اس کے بعد قاری کے ذہن میں بمشکل ہی کوئی کانٹا رہ جاتا ہے اور آگے

کی منزلیں بہت آسان ہو جاتی ہیں۔ وہ اس دور کے جدید ذہن کو سامنے رکھ کر ایسی وضاحتیں پیش کرتے ہیں، جس سے قاری یکسو ہو جاتا ہے۔

منکرین حدیث اور فتنہ قادیان کا رد بھی اس تفسیر میں ملتا ہے۔ احادیث کا عربی متن نہیں دیا گیا لیکن قابلِ ستائش بات یہ ہے کہ احادیث' صحیح اور حسن ہی ہیں۔ شاید ہی اس میں کوئی بے سروپا روایت ملے۔ ہر آیت کے مضمون کی مناسبت سے' اختصار کے ساتھ' صحیح حدیثوں کے اردو ترجمے کا ایسا التزام' اردو کی کسی اور تفسیر میں نہیں ملتا۔ سورۃ النور میں انہوں نے پہلے احادیث درج کی ہیں پھر ان کی روشنی میں فقہی استنباطات درج کیے ہیں۔ یہ فقہ الحدیث کی نہایت ہی کامیاب کوشش ہے۔

یہ تفسیر جدید بھی ہے ، لیکن جدید ہونے کے باوجود طریقۂ سلف سے سرِ مو انحراف نہیں کرتی۔ مولانا مودودیؒ کی تفہیم القرآن اور مشہور زمانہ کتاب ''قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں'' سے بھی استفادہ ہے۔ مفسر کے قلم سے مترادفات القرآن جیسی عظیم کتاب آ چکی ہے۔ جس کا مختصر تعارف پیچھے گزر چکا ہے۔ ہمارا قلم اس تفسیر کی خوبیوں کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مولانا کیلانیؒ نے سورۃ الانعام کی آیات نمبر 84 تا 87 کی تفسیر میں (جو انبیاء کے بارے میں آئی ہیں) بائبل کے وہ تمام مقامات نقل کر دیے ہیں، جن سے یہود و نصاریٰ کی تحریف اور انبیاء کی سیرت کشی کا پول کھل جاتا ہے اور انبیاء کی حسن سیرت کا صحیح نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔ اس مختصر لیکن مفید تفسیر سے استفادہ بھی' ایک مدرسِ قرآن کی ایک اہم ضرورت ہے۔

6- تفسیر ابنِ کثیر

تفسیر ابنِ کثیر' حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر قرشی دمشقی المعروف بہ ابنِ کثیر (متوفی 774ھ) کی تفسیر ہے۔ اس کا اردو ترجمہ برِصغیر ہندوپاک میں بہت عام ہے۔

اس تفسیر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حافظ ابنِ کثیرؒ آیات کی تفصیل میں احادیثِ نبوی ﷺ اور صحابہؓ و تابعین کے آثار و اقوال نقل کرتے ہیں، لیکن غیر محتاط مفسرین کی طرح' روایات کو بلا جرح و نقد نہیں لکھتے' بلکہ پچھلے محدثین کی تحقیق پر

اضافہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

تفسیر ابنِ کثیر کے طالب علم کو روایات کی صحت کے بارے میں بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اس لیے کہ اس تفسیر کی ہر روایت' خود امام ابنِ کثیرؒ کے نزدیک صحیح اور حسن کے درجے میں نہیں ہوتی۔ مثلاً واقعہ معراج کے بارے میں سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات کی تفسیر میں انہوں نے متواتر اور صحیح روایات کے ساتھ ساتھ بعض ضعیف روایات بھی نقل کردی ہیں اور ان کے ضعف کا ذکر بھی کردیا ہے۔ لیکن حاصلِ کلام میں بجا طور پر لکھا ہے کہ واقعہ معراج تواتر سے ثابت ہے اور اس کا انکار ایک گمراہ شخص ہی کر سکتا ہے۔

تفسیر ابنِ کثیر میں بعض مشکل الفاظ کی وضاحت بھی ملتی ہے۔ جیسے: سورۃ لقمان کی آیت ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ﴿صَعر﴾ دراصل اونٹوں کی ایک بیماری ہے۔ جس سے ان کی گردن ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ اس آیت میں متکبر اشخاص کو ان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

مدرسِ قرآن' اس تفسیر سے' صحابہؓ و تابعینؒ کے سچے واقعات اخذ کر کے اپنے درس میں استعمال کر سکتا ہے' بشرطیکہ ان واقعات کی واضح تصحیح' خود امام ابنِ کثیرؒ نے کی ہو۔ سچے واقعات دلوں پر بے پناہ اثر کرتے ہیں اور لوگوں میں ان سے عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖

حدیث کی چار کتابوں کا تعارف

آپ کی سہولت کے لیے یہاں حدیث کی چار کتابوں کا تعارف دیا جا رہا ہے۔

1- صحیح البخاری:

یہ امام بخاری (وفات 256ھ) کی تالیف ہے۔ صحیح البخاری کے بارے میں کہا گیا کہ

اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ صَحِيْحُ الْبُخَارِي

"قرآن کے بعد صحیح ترین کتاب 'صحیح البخاری ہے"

امام بخاری نے سولہ سال کے عرصے میں، اس کتاب کو مکمل کیا۔ یہ صرف صحیح احادیث پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں حدیثوں کی تعداد کی تفصیل یوں ہے۔

a۔ صحیح البخاری میں تعلیقات کے ساتھ، کل احادیث کی تعداد (9,082) ہے۔تعلیقات سے مراد وہ حدیثیں ہیں، جن کی سند میں بعض راویوں کا ذکر حذف کر دیا گیا ہو۔

b۔ مکرر احادیث کے ساتھ، روایات کی کل تعداد سات ہزار دو سو پچھتر (7,275) ہے۔

c۔ تکرار کے بغیر، احادیث کی تعداد، علامہ قاسم الرفاعی کی تحقیق اور ترقیم کے مطابق دو ہزار تین سو ساٹھ (2,360) ہے۔

2- صحیح مسلم:

یہ امام مسلم (261ھ) کی تالیف ہے۔صحیح مسلم میں، احادیث کی کل تعداد (7,275) ہے۔حسنِ ترتیب کے اعتبار سے، صحیح مسلم، صحیح بخاری سے افضل ہے۔لیکن راویوں کی چھان بین کے سلسلے میں امام بخاریؒ کا معیار، امام مسلمؒ کے معیار سے بلند ہے۔لیکن اس کی تمام احادیث بھی صحیح ہیں۔ علامہ محمد فواد عبدالباقیؒ نے حال ہی میں جو نسخہ شائع کیا ہے، اس میں احادیث کی تعداد، مکررات کے ساتھ پانچ ہزار سات سو ستتر (5,777) ہے۔اور حذفِ مکررات کے بعد، ان کی تعداد تین ہزار تینتیس (3,033) ہے۔

نوٹ: امام بخاری اور امام مسلم کو ﴿شَیخانِ﴾ کہتے ہیں۔وہ حدیث، جس کی تخریج امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں نے کی ہو، اُسے ﴿مُتَّفَق عَلَیْہِ﴾ کہتے ہیں۔ان کی تعداد دو ہزار تین سو چھبیس (2,326) ہے۔جزوی اختلافات کو مدنظر رکھا جائے تو یہ تعداد کم ہو کر (1,906) رہ جاتی ہے۔

3- اللُؤ لُؤ و المَرْجَان:

علامہ محمد فواد عبدالباقیؒ نے ﴿اللؤ لؤ و المرجان﴾ کے نام سے، ان تمام حدیثوں کو جمع کر دیا ہے، جو صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں مشترک ہیں۔اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔اللؤ لؤ والمرجان میں درج

مُتَّفَق" عَلَیْہ﴾ احادیث کی تعداد، ایک ہزار نو سو چھ (1,906) ہے۔

4- مِشْکوٰۃُ المَصَابِیح :

مشکوٰۃ المصابیح دراصل احادیث کا وہ مجموعہ ہے، جس میں مختلف کتابوں سے حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے اِمام حسین بن مسعود بغویؒ (م516ھ) نے ﴿مصَابیحُ السنة﴾ کے نام سے یہ کتاب مرتب کی۔ اس کے ہر باب میں دو فصلیں تھیں۔ پہلی فصل میں بخاری اور مسلم کی اور دوسری فصل میں ترمذی، ابی داؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی احادیث جمع کی گئی تھیں۔

اس کے تقریباً دو سو سال بعد، شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری (م 743ھ) نے اس کے ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا اور اس نئی اضافہ شدہ کتاب کا نام ﴿مشکوٰۃ المصابیح﴾ رکھا۔

تنبیہ (Warning): یاد رہے کہ مشکوٰۃ کی تیسری فصل میں صحیح، حسن، ضعیف، موضوع (جھوٹی)، ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ عصر حاضر کے مشہور محدث علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (م1420ھ) کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہونے والے نئے ایڈیشن میں، کل چھ ہزار دو سو پچاسی (6,285) احادیث ہیں۔ دوسری اور تیسری فصل کی اَحادیث کے بارے میں شیخ البانیؒ کی تحقیق کو سامنے رکھنا بہت مفید ہے۔

مختلف موضوعات پر درسِ قرآن کی تیاری کے لیے تین تفاسیر کے حوالہ جات

مضمون	تین تفسیروں کے حوالہ جات	سورۃ اور آیات نمبر
ثنائے رب اور صراط مستقیم	سورۃ الفاتحہ تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 43-45 تدبرِ قرآن جلد 1 صفحات 54-80 فی ظلال القرآن جلد 1 صفحات 22-31	الفاتحہ 1-7
سورۃ الحدید میں اللہ کا تعارف	سبح للہ ما..............تعملون خبیر تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 298-310 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 192-206 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 205-227	الحدید 1-10
سورۃ التغابن میں اللہ کی صفات	یسبح للہ ما ....و بئس المصیر تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 524-541 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 409-420 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 400-411	التغابن 1-10
توحید اور اس کے تقاضے	وھو الّذی .... حکیم" علیم" تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 551-560 تدبرِ قرآن جلد 3 صفحات 75-101 فی ظلال القرآن جلد 2 صفحات 944-962	الانعام 73-83

سورۃ الحشر میں اسمائے حسنیٰ	یٰاَیّھا الّذِیْن اٰمنوا...... العزیز الحکیم تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 409-415 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 306-315 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 307-313	الحشر 18-24
امانت اور خلافت	یٰاَیّھا الّذِیْن اٰمنوا....... غفورًا رّحیمًا تفہیم القرآن جلد 4 صفحات 134-137 تدبرِ قرآن جلد 6 صفحات 272-282 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 416-424	الاحزاب 69-73
خوبصورت تمثیلیں	اللہ نور........... الیٰ صِرٰطٍ مّستقیم تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 405-413 تدبرِ قرآن جلد 5 صفحات 407-422 فی ظلال القرآن جلد 4 صفحات 912-926	النور 35-46
اللہ کی نعمتیں	الرّحمٰن .... ربّکما تکذّبٰن تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 244-262 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 119-137 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 147-165	الرحمٰن 1-30
اللہ کی نشانیاں	فَسبحٰن اللہ...........العزیز الحکیم تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 740-750 تدبرِ قرآن جلد 6 صفحات 72-89 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 197-220	الروم 17-27
کائنات میں غور و فکر اور ہمارا لائحہ عمل	اِنّ فی خلق.......... لعلّکم تفلحون تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 311-314 تدبرِ قرآن جلد 2 صفحات 224-234 فی ظلال القرآن جلد 1 صفحات 838-854	آل عمران 190-200

موضوع	حوالہ	سورت / آیات
ربوبیت کے تقاضے	والسّماءَ ....الّذی یوعدون تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 157-150 تدبرِ قرآن جلد 7 صفحات 634-624 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 50-42	الذریٰت 47-60
رسالت اور نمازِ تہجد	یٰا یّھا المزمّل ....اِلٰی ربّہٖ سبیلاً تفہیم القرآن جلد 6 صفحات 132-124 تدبرِ قرآن جلد 9 صفحات 31-17 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 683-668	المزمل 1-19
رسالت اور جہاد	سبح للہ..........ولو کرہ المشرکون تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 448-452 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 365-349 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 360-340	الصف 1-9
منافقین اور اطاعتِ رسول ﷺ	الم تَرَاِلی ....وکفٰی باللہِ علیما تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 371-366 تدبرِ قرآن جلد 2 صفحات 332-319 فی ظلال القرآن جلد 2 صفحات 163-135	النساء 60-70
اللہ رسولؐ اور مسلمانوں کے حقوق	یٰاَیّھاالّذین ....لعلّکم ترحمون تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 84-68 تدبرِ قرآن جلد 7 صفحات 503-479 ظلال القرآن جلد 5 صفحات 1243-225	الحجرات 1-10
توحید اور اسوۂ ابراہیمؑ	وَاذکر فی الکتٰب ....لسان صدق علیًّا تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 71-69 تدبرِ قرآن جلد 4 صفحات 662-653 فی ظلال القرآن جلد 4 صفحات 559-554	مریم 41-50

موضوع	آیات و حوالہ جات	سورت
اسوۂ رسولؐ	لقد کان لکم............ غفورًا رّحیماً تفہیم القرآن جلد 4 صفحات 84-80 تدبرِ قرآن جلد 6 صفحات 211-195 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 362-338	الاحزاب 21-24
مناظرِ قیامت	فمن یّعمل............ علی ما تصفون تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 193-185 تدبرِ قرآن جلد 5 صفحات 200-180 فی ظلال القرآن جلد 4 صفحات 718-705	الانبیاء 94-112
مناظرِ قیامت	و نفخ فی الصّور......من یّخاف وعید تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 128-117 تدبرِ قرآن جلد 7 صفحات 572-543 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 1287-1273	ق 20-45
مناظرِ قیامت	فإذا نفخ فی الصّور.......الّا الخَاطئوُن تفہیم القرآن جلد 6 صفحات 78-74 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 551-537 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 551-549	الحاقۃ 13-37
مناظرِ قیامت	فاذا برق البصر........ان یّحی الموتٰی تفہیم القرآن جلد 6 صفحات 178-165 تدبرِ قرآن جلد 9 صفحات 76-75 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 719-715	القیٰمۃ 7-40
نشانِ عبرت	اذن للّذین............. والیَّ المصیر تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 236-231 تدبرِ قرآن جلد 5 صفحات 267-252 فی ظلال القرآن جلد 4 صفحات 769-757	الحج 39-48

موضوع	آیات و حوالہ جات	سورۃ و آیات
دنیاوی عذاب کی مثالیں	قُلْ اَئِنَّكم............و كانوا يتّقون تفہیم القرآن جلد 4 صفحات 449-442 تدبرِ قرآن جلد 7 صفحات 93-75 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 853-827	حم السجدة 9-18
کامیابی اور ناکامی کا اصل معیار	افحسب الّذِينَ........بعبادة ربّہٖ احدًا تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 50-48 تدبرِ قرآن جلد 4 صفحات 626-623 فی ظلال القرآن جلد 4 صفحات 531-514	الكهف 102-110
حقیقی کامیابی	قُل ربّ اِما.........انت خير الرّٰحمين تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 304-298 تدبرِ قرآن جلد 5 صفحات 351-342 فی ظلال القرآن جلد 4 صفحات 856-849	المومنون 93-118
کاروبارِ نجات	يٰاَيها الّذينَ امنوا...... فاصبحوا ظٰهرين تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 480-477 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 369-365 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 365-360	الصف 10-14
صدقہ و انفاق	اِعْلَمُو انّما.............قوىّ" عزيز" تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 323-317 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 229-213 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 211-206	الحديد 20-25
انفاق کی اہمیت و فضیلت	مثل الّذين........... فانّ الله به عليم" تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 210-202 تدبرِ قرآن جلد 1 صفحات 625-608 فی ظلال القرآن جلد 1 صفحات 481-462	البقرة 261-274

استغفار	قل یعٰبادی .... وکنت من الکٰفرین تفہیم القرآن جلد 4 صفحات 382-379 تدبرِ قرآن جلد 6 صفحات 605-601 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 745-741	الزمر 53-59
اللہ کی محبوب قوم کے اوصاف	یٰاَیّھا الّذین............ قوم لّا یعقلونَ تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 483-481 تدبرِ قرآن جلد 2 صفحات 550-538 فی ظلال القرآن جلد 2 صفحات 576-545	المائدہ 54-58
حق و باطل کی کشمکش	یٰاَیّھا الّذین.............یفقھون حدیثًا تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 375-371 تدبرِ قرآن جلد 2 صفحات 344-332 فی ظلال القرآن جلد 2 صفحات 197-164	النساء 71-78
صبر و استقامت	یٰا یّھاالّذین ....ھو الرّحمٰن الرّحیم تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 130-125 تدبرِ قرآن جلد 1 صفحات 396-357 فی ظلال القرآن جلد 1 صفحات 225-209	البقرہ 153-163
مومنین کی ثابت قدمی	ولقد اٰتینا.......... بغافل عمّا تعملون تفہیم القرآن جلد 2 صفحات 375-370 تدبرِ قرآن جلد 4 صفحات 179-166 فی ظلال القرآن جلد 3 صفحات 1072-1038	ھود 110-123
مومنین کی آزمائش	الم ، اَحسب النّاس. عما کانوا یفترون تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 684-676 تدبرِ قرآن جلد 6 صفحات 21-11 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 150-136	العنکبوت 1-13

موضوع	آیات و حوالہ جات	سورۃ
ایثار وقربانی	ان اللہ اشتریٰ...... ھو التوّاب الرّحیم تفہیم القرآن جلد 2 صفحات 235-249 تدبرِ قرآن جلد 3 صفحات 632-659 فی ظلال القرآن جلد 3 صفحات 661-696	التوبة 111-118
منافق کافر اور مؤمنین	ام حسب الّذین......لا یکونوا امثالکم تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 29-32 تدبرِ قرآن جلد 7 صفحات 408-427 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 1157-1169	محمد 29-38
خواتین معاشرہ کا اہم حصہ	یٰا یّھا الّذین اٰمنوا....وکانت من القٰنتین تفہیم القرآن جلد 6 صفحات 30-35 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 454-476 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 461-469	التحریم 8-12
خواتین کا کردار	یٰایّھا النّبیّ .... ضلّ ضلٰلاً مّبیناً تفہیم القرآن جلد 4 صفحات 84-99 تدبرِ قرآن جلد 6 صفحات 196-233 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 370-392	الاحزاب 28-36
بخیل بدکردار منافقین	اذا جاءَکَ المنافقون.. خبیر بما تعملون تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 508-522 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 393-406 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 383-398	المنافقون 1-11

منافقین کاانجام	ان المنٰفقینَ..........غفورًا رّحیمًا تفہیم القرآن جلد 1 صفحات 409-414 تدبرِ قرآن جلد 2 صفحات 403-415 فی ظلال القرآن جلد 2 صفحات 294-332	النساء 142-152
دوزخ میں منافقین کااحوال	من ذا الذی ....اصحٰب الجحیم تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 309-318 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 200-221 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 205-237	الحدید 11-29
قارون کا غرور اورانجام	ان قارونَ........ ما کانوا یعملون تفہیم القرآن جلد 3 صفحات 660-665 تدبرِ قرآن جلد 5 صفحات 704-718 فی ظلال القرآن جلد 5 صفحات 120-129	القصص 76-84
جنت کی لازوال زندگی	ولمن خاف مقام. ذی الجلال والاکرام تفہیم القرآن جلد 5 صفحات 266-286 تدبرِ قرآن جلد 8 صفحات 143-150 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 170-174	الرحمٰن 46-78
جنت	هل اتیٰ علیٰ......... سعیکم مشکورًا تفہیم القرآن جلد 6 صفحات 180-201 تدبرِ قرآن جلد 9 صفحات 99-117 فی ظلال القرآن جلد 6 صفحات 734-747	الدھر 1-22

علمِ حدیث کے ابتدائی طالب علموں کے لئے

ایک نہایت مفید اور آسان کتاب

حدیث کی اہمیت اور ضرورت

چند اہم موضوعات

- انفرادی اور اجتماعی سنتیں
- قرآن و سنت کا باہمی تعلق
- سنت کا قانونی اور آئینی مقام
- علمِ حدیث کی بنیادی اصطلاحات
- مختصر تاریخِ روایتِ حدیث
- منکرینِ حدیث کے اعتراضات کے جوابات

آٹھواں ایڈیشن، صفحات: 384	قیمت مجلد: 400 روپے

خلیل الرحمٰن چشتی کی مرتب کردہ تمام کتابیں

تحریکِ محنت پاکستان کے مندرجہ ذیل مکتبات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

لاہور	5 عمر ٹاور، فرسٹ فلور، 31 حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور	0321-492-0998
کراچی	کمرہ نمبر 1، دوسری منزل، آمنہ پلازہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی	0321-295-3721
واہ کینٹ	بالمقابل نیوسٹی، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	051-453-5334
پشاور	معرفت مکتبہ جماعت اسلامی، نشتر آباد چوک، محلہ اسلام آباد، پشاور	0301-981-5104
ملتان	اندرون پرانی بکر منڈی، حضوری باغ روڈ، ملتان	061-458-6245
راولپنڈی	الاکرام بلڈنگ، مریڑ حسن چوک، راولپنڈی	0333-576-1766
فیصل آباد	کمرہ نمبر 23، تیسری منزل، جاوید سنٹر، کچہری بازار، فیصل آباد	0333-655-7598
اسلام آباد	مکان نمبر 1، گلی نمبر 38، سیکٹر G-6/2 اسلام آباد	051-227-3300
سوات	کمرہ نمبر 12، خان مارکیٹ، گلشن چوک، سوات	0300-574-6539

درسِ قرآن کی تیاری

کیسے کی جائے؟

خلیل الرحمٰن چشتی

- سورتوں کا درس
- موضوعاتی درس
- موضوعاتِ درس
- مدرس کے لیے مفید کتابیں

HOW TO PRESENT QURAN?

KHALEEL-UR-RAHMAN CHISHTI

- **Theme presentation**
- **Suggested Topics**
- **Chapter Presentation**
- **Referance Books**

- Theme Presentation
- Chapter Presentation
- Suggested Topics
- Reference Books

KHALEEL-UR-RAHMAN CHISHTI

الاحسان